اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مشکوۃ

MONTHLY MISHKAT

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA
BHARAT

اس شمارہ میں خاص

- خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تناظر میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات
- غلبہ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

جلد 8 | ستمبر 2024 - ظہور 1403 - محرم/ صفر 1446 | شمارہ 09

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سورب میں شجر کاری کا ایک منظر

بلڈ ڈونیشن کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ کولکاتہ بنگال

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ تالبر کوٹ وقار عمل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ کانپور میں وقار عمل کے دوران ایک منظر

سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مرشد آباد کاندی زون، برہم پور زون، بیر بھوم، بردھمان، بانکوڑا، ندیا، مالدہ و دیناجپور بنگال

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ عثمان آباد مہاراشٹر میں تربیتی جلسہ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد اڈیشہ کی طرف سے خدمت خلق کا پروگرام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ	وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی“

(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: شمیم احمد غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
اطہر احمد شمیم، سلیق احمد نایک، ریحان احمد شیخ، سید سعید الدین احمد

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، حافظ نعیم احمد پاشا
مرشد احمد ڈار، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک	₹ 220
بیرون ملک	$ 150
قیمت فی پرچہ	₹ 20

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 2024ء	4
خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تناظر میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات	8
غلبہ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات	14
گوشۂ ادب	18
سائنس کی دنیا	18
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 52)	19
Health & Fitness	24
فتاویٰ مصلح موعودؓ	25
Diary Dose	26
ملکی رپورٹس اور اطلاعات و اعلانات	31
بزم اطفال / Mishkat Archives	35
Summary of the Friday Sermon	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

موجودہ زمانے میں نت نئی ایجادات کی وجہ سے انسان کی عملی اور اخلاقی قوتیں ضعف کا شکار ہیں۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا کی وجہ سے بچوں کے اخلاق اور ذہن خراب ہو رہے ہیں۔ شیطان انسان کے ایمان پر زور آور حملے کر رہا ہے جس کی تاب آجکل کا انسان نہیں لا پا رہا ہے۔ یہ ایسی وباء ہے جو اپنی لپیٹ میں تقریباً ہر ایک کو کسی نہ کسی رنگ میں لے رہی ہے۔ انسان کو اپنے اندر ایسا مضبوط mechanism اور Anti virus پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو اس کا دفاع کر سکے۔ اس سے لڑنے کے لئے مضبوط قوت مدافعت (Defence System) درکار ہے۔ ایک ایسا حصار عافیت بنانے کی ضرورت ہے جس تک شیطان کی رسائی ممکن نہ ہو۔ یہ حصار عافیت اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے رنگ میں ہمیں عطا فرمایا ہوا ہے۔ انکے ساتھ کامل وابستگی کے نتیجے میں ہی ہم ان آفات سے نجات پا سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد ہی ایک پاک جماعت کا قیام ہے جو صحابہ کے نقش قدم پر چلے۔ جو شخص بھی آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے مطابق عمل کرتا ہے وہ اس گھر میں داخل ہوتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعدہ فرمایا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ آپ کے محفوظ و مصون گھر کا وارث بننے کے لئے ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار اس طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ مؤرخہ ۲۳ اگست کے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی۔ ان دعاؤں پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہم ایسے حصار عافیت میں محفوظ ہو جاتے ہیں جس تک شیطان کی رسائی ممکن نہیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’اسی حوالہ سے میں یہاں ایک تحریک بھی کر دینا چاہتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک رویا تھا کہ ان کو کسی بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد ہر بڑا دو سو دفعہ درود شریف پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور جو پھر آپؒ نے فرمایا جو درمیانی عمر کے ہیں ۱۵ سے ۲۵ سال کے لوگ وہ بھی کم از کم سو دفعہ پڑھیں۔ بچے بھی کم از کم ۳۳ دفعہ پڑھیں۔ چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین چار دفعہ پڑھائیں اور ساتھ ہی ۱۰۰ دفعہ استغفار بھی کریں۔ اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ ۱۰۰ دفعہ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ کا ورد بھی کریں ان دنوں میں خاص طور پر اور عموماً ہمیشہ کے لئے۔ آپ کو رویا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا اور لوہے کی دیواریں ہیں اس قلعہ کی جس کی دیواریں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔ ان دنوں میں جب کہ شیطان ہر حیلے سے ہمارے اوپر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر عمومی طور پر دُنیا میں بھی اس سے بچنے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دُعاؤں پہ زور دیں اور صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی جو ہے یہ ورد جو ہے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو بچے کو بڑے کو عورت کو مرد کو سب کو توجہ دینی چاہئے۔‘‘ نیز خطبہ جمعہ کے آخر پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’’جو میں نے تحریک کی ہے درود شریف دو سو دفعہ پڑھنے اور استغفار ۱۰۰ دفعہ پڑھنے اور رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ پڑھنے کی اس طرف بھی بہت توجہ کریں اور یہ صرف تین دنوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ مستقل تحریک ہے۔ ہر احمدی کو مستقل پڑھتے رہنا چاہئے۔ مائیں اپنے بچوں کو بھی دوہرواتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر عمل کرتے ہوئے ان دُعاؤں کو کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(نیاز احمد نائیک)

قرآن کریم

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ
عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔

(التوبہ: ۱۱۹-۱۱۸)

ترجمہ: اور ان تینوں پر بھی (اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا) جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف، پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جُھک گیا تا کہ وہ توبہ کر سکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تُو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تُو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے۔“ (ترمذی ابواب الزھد۔ باب ماجاء فی اخذ المال بحقہ)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:۱۰) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے۔ اس سے راستہ پوچھنا چاہئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے۔ تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۶۳، ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ اجتماعات جو ہیں ذیلی تنظیموں کے اس لئے منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ مختلف پروگراموں میں حصہ لے کر خدام اپنے دینی، علمی، روحانی معیاروں کو بہتر کر سکیں اور بہتر کرنے کی طرف توجہ دے سکیں اور ساتھ ہی مختلف کھیلوں کے پروگرام ترتیب دے کر اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ جسم کا جو حق ہے وہ بھی ادا کیا جائے کیونکہ صحت مند جسم ہوگا تو جو اصل مقصد ہے زندگی کا، یعنی عبادت، اُس کا بھی حق ادا ہو سکتا ہے اور پھر کھیلوں کے پروگراموں سے ذہنی تفریح بھی ہو جاتی ہے شائقین کی بھی اور Players کی بھی۔ اس لیے ہماری کھیلوں کے پروگراموں میں یہ مقصد اصل میں مدنظر ہوتا ہے۔“

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ ۵۰)

خطبات و خطابات

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے مثل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان افروز تذکرہ

(خلاصہ اختتامی خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۴ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔ یہ سب باتیں حضورؑ نے اپنی مجالس میں بیان فرمائی ہیں۔ یہ تفاصیل اس قدر ہیں کہ جن کا ایک مجلس میں احاطہ ممکن نہیں۔ اللہ کرے کہ ہمارے مخالفین بھی اس کو غور سے سنیں اور اس پر غور کریں۔ مخالفینِ احمدیت حضورؑ کے دعوے کے آغاز سے ہی یہ الزام لگاتے آرہے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؑ نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے آنحضور ﷺ کی توہین کی ہے۔ آج تک جماعت کی مخالفت اسی بات کا بہانہ بنا کر کی جاتی ہے۔ یہ سارا فتنہ نام نہاد علماء کا برپا کیا ہوا ہے اور عوام الناس ان مولویوں کی باتوں کا شکار ہیں۔

حضورؑ کا دعویٰ ہی یہی ہے کہ مَیں نے جو کچھ بھی پایا ہے وہ محمد ﷺ کے وسیلے سے پایا ہے۔

حضورؑ نے تو واضح فرمایا ہے کہ مَیں محمد ﷺ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں۔ آپؑ کی ابتدائی کتب سے لے کے آخری کتب اور مجالس تک سوائے عشقِ محمد ﷺ کے کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔ حضورؑ کی کتابوں میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی افضلیت اور بلند ترین مقام کا دلفریب ذکر پایا جاتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ

آنحضرت ﷺ کی دس روزہ پیروی سے وہ روشنی ملتی ہے جو اس سے پہلے دس ہزار برس کے مجاہدے سے بھی ممکن نہیں۔

آپؐ اللہ تعالیٰ کی وہ عظمت قائم کرنے والے ہیں جس کا کوئی مقابلہ ممکن ہی نہیں۔ فرمایا کہ

تمام انبیاء مسِ شیطان سے پاک ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی ﷺ مسِ شیطان سے پاک ہیں۔

آپؑ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ اب شفیع صرف اور صرف محمد ﷺ کی ذات ہے۔ آپؐ کو ہی یہ حق دیا گیا ہے کہ شفاعت کریں۔ آپؑ اس بات کا اعلان فرماتے ہیں کہ

ہمارے نبی ﷺ معصوم اور خاتم الانبیاء تھے اور اس مقام تک اور کوئی نہیں۔

حضورؑ نے آنحضرت ﷺ کے نور اور جلال کے مقام کو ثابت فرمایا۔

حضورؑ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ ختمِ نبوت کا انکار کفر ہے۔ آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو خاص طور پر آنحضرت ﷺ پر دُرود بھیجنے کی تلقین فرمائی۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات اور ارشادات پیش کروں گا۔ حضورؑ اپنے فارسی شعر میں فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کُفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی: خدا کے بعد مَیں محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم مَیں سب سے بڑا کافر ہوں۔

یہ آپؑ کے عشق کی کیفیت ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے

دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ۔

یہ عجیب ظلم ہے کہ نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کی علامات آنحضرت ﷺ کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جسے دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس نبی کے ذریعے سے دیکھ لیا۔

فرمایا: اس نبیؐ کی یہ شان ہے کہ اس سے محبت کرنے والے سے خدا کلام کرتا ہے۔ یہ بات آنحضرت ﷺ کی شان میں اضافہ کرتی ہے نہ کہ کمی۔

ایک مجلس میں آنحضرت ﷺ کے مقام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا: مَیں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا جب تک کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں کھویا نہ جائے۔

حقیقۃ الوحی جو آپؑ کی زندگی کی آخری کتابوں میں سے ہے اس میں آپؑ فرماتے ہیں کہ مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ﷺ ہے ہزار ہزار درود و سلام اس پر۔ یہ کس عالی مرتبے کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔ افسوس! کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبے کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجے پر محبت کی اور انتہائی درجے پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ مخالفین اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود کا دعویٰ کر کے ختم نبوت کی مہر کو توڑا ہے اور آپؐ کی توہین کی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں یہ اعتراض تو اِن مخالفین پر ہے جو غیر قوموں کا نبی لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کروانا چاہتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں:

مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے سوا آپؐ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپؐ کی ختمِ نبوت کو توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں آ سکتا جس کے پاس وہی مہر نبوت محمدیؐ نہ ہو۔

ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اُتارتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور آپؐ کی ابدی نبوت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو برس کے بعد بھی آپؐ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپؐ کی امت میں وہی مہر نبوت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو میں اس کفر کو عزیز رکھتا ہوں لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہو گئی ہیں، جن کو نُورِ نبوت سے حصہ نہیں دیا گیا اس کو سمجھ نہیں سکتے اور اس کو کفر قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپؐ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے اور یہ مقام ملنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع و اقسام کے نشانات دکھلانے سے ذلیل کرتا جاتا ہے اور میں اُسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا اُس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور اسحاق سے اور اسماعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔

اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر بھی میرے اعمال ہوتے

تو پھر بھی میں کبھی شرف مکالمہ مخاطبہ ہر گز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔
شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔
اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں۔
وہی نبوت محمد یہ ہے جو مجھ پر ظاہر ہوئی اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس لیے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کچھ قصر شان نہیں اور یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے اگر میں ایک دم کے لیے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ اب یہ دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا رہے ہیں کہ میں نے جو کچھ پایا اس طرح پایا۔ اللہ تعالیٰ مجھے تباہ کر سکتا ہے اگر میں اس کو نہ مانتا ہوں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپؐ کے لیے غیرت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔ ...
اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا اظہار آپؑ کے ایک خط سے بھی ہوتا ہے جو آپؑ نے عرب کے بزرگوں اور صلحاء کے نام عربی زبان میں لکھا تھا۔ اس کا آغاز جن الفاظ میں کیا اس کے ایک ایک حرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے عشق و محبت شہد کی طرح ٹپکتا نظر آتا ہے۔ اس میں آپؑ نے ایک جگہ لکھا کہ میں تمہارے ملکوں کی اور تمہاری جمعیت کی برکات دیکھنے کا مشتاق ہوں تا اس زمین کو دیکھوں جس کو مخلوق کے سردار کے قدموں نے چھوا۔ اور اس مٹی کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاؤں، اس زمین کی صلاحیتوں اور صلحاء کو ملوں۔ پس کیسا عربوں کو پیغام دیا اور عربوں کو بھی اس پر غور کرنا چاہیے۔ کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر سکتا ہے؟
آج کل غیر اسلامی دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور قرآن کریم کی ہتک اور توہین کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اس طرح ہوا کرتا تھا۔ ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ
خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور وہ سارے معاون میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے، اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لیے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کیے جائیں۔
حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق سے متعلق تحریرات میں سے مختلف اقتباسات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ
اس محبت کے اظہار کے لیے اپنی زبانوں کو ہمیشہ درود سے تر

رکھیں۔ یہاں سے جب جائیں تو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے بڑھ کر قائم کریں۔ درود شریف کی حقیقت اور اس کے پڑھنے کی ضرورت کے بارے میں پہلے سے زیادہ توجہ دیں۔ آپؑ نے فرمایا درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا اور وہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو خیریت سے اپنے گھروں میں لے کرجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کرنے کے لیے ہمیشہ آپ کے دلوں میں ایک جوش بھی ہو اور اس کے لیے کوشش بھی کرتے رہیں اور یہ کوشش کریں کہ جلد سے جلد آپؐ کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے والے بنیں گے۔ اس کے لیے کوشش بھی ہو اور دعا بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور کا خطاب پانچ بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے اعلان فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۱ / ممالک سے کُل ۴۳ / ہزار ۴۶۰ / احباب جماعت نے شرکت کی جبکہ ۵۲ ممالک میں ۹۸ / سینٹرز پر احباب بذریعہ لائیو سٹریمنگ شامل ہوئے۔

اس کے بعد عربی، اردو، افریقی، بنگالی اور سپینش زبانوں میں گروپس کی صورت میں ترانے پیش کیے گئے۔

پانچ بج کر سینتالیس منٹ پر حضور انور نے جلسہ سالانہ کے تمام شرکاء اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے تمام احمدیوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا اور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 2 اگست 2024ء)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ:255)

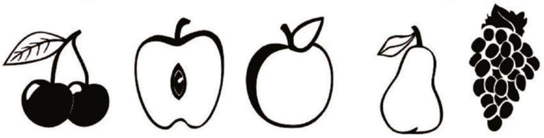

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels
All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تناظر میں
خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خداداد بصیرت نے احمدیت کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے نوجوانوں کے کردار کو اجاگر کیا اور عالمگیر غلبہ اسلام کے لیے ''خدام الاحمدیہ'' جیسے عظیم اور بابرکت ادارے کی بنیاد رکھی۔

پہلے ہی مرحلے پر، حضور نے خدام کو اس عہد کی پیروی کرنے کی ہدایت دی تھی کہ

''میں آئندہ یہی سمجھوں گا کہ میں احمدیت کا ستون ہوں اور اگر مَیں ذرہ بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آگئی۔''

خلفائے احمدیت کے ارشادات میں ان اجتماعات کے مقاصد، ان کے حصول کی راہیں، اور ان کی برکتوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہاں چند اہم ارشادات پیش کیے جارہے ہیں۔

نصائح حضرت مصلح موعودؓ - اجتماع کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود اجتماع کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔'' (مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 246)

عبادات میں شغف کا محرک

اجتماع کے انعقاد کی بنیادی غرض نوجوانوں میں اسلامی شعائر کو اپنی زندگیوں میں رائج کرنا ہے کہ یہی قیام احمدیت کا مقصد ہے۔ چنانچہ اجتماعات میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''قومی زندگی کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ قوم کے نوجوان پہلے سے بہتر ہوں۔ پس اس کے لیے میں خدام کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نوجوانوں میں ذکر الٰہی، نمازوں کی پابندی اور عمدگی کے ساتھ ادا کرنے اور تہجد پڑھنے کی عادت ڈالیں۔''

(مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 362 تا 363)

''جب تم سچائی پر قائم ہوجاؤ گے۔ جب تم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرلو گے۔ جب تم دین کی خدمت کے لیے رات دن مشغول رہو گے۔ تب جان لینا کہ اب تمہارا قدم ایسے مقام پر ہے جس کے بعد کوئی گمراہی نہیں۔'' (مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 31)

رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو
عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

قیام کی غرض وغایت کی طرف توجہ

اجتماعات کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ خدام کو ان کے قیام کی غرض وغایت کی طرف توجہ دلائی جاتی رہے اور ان کے کانوں میں بار بار یہ آواز پڑتی رہے کہ ان کی زندگیوں کا مقصد کیا ہے؟ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح

موعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد یاد رکھنے کے قابل ہے:

’’میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لیے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔‘‘ (مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 80)

نصائح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

ہر مجلس کے نمائندہ کی شمولیت کیوں ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بارہا ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں ہر مجلس کی نمائندگی کو ضروری قرار دیا۔ اور اس بات پر اس قدر زور دیا کہ آپ نے امرائے ضلع اور مربیان اور معلمین کو اس امر کا مکلّف فرمایا کہ وہ ’’گاؤں گاؤں، قریہ قریہ جاکے، جاتے رہ کر۔ ایک دفعہ نہیں، جاتے رہ کر، ان کو تیار کریں کہ کوئی گاؤں یا قصبہ یا شہر نمائندگی سے محروم نہ رہے۔‘‘ (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 557)

یہ نمائندگی کیوں ضروری ہے؟ آپ نے اس بات کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

’’حقیقت یہ ہے کہ ان اجتماعات میں کم از کم ایک نمائندہ تو ہر مجلس کا شامل ہونا چاہیے تاکہ وہ واپس جاکے بتائے کہ اس نے کیا دیکھا۔ کیا سنا۔ کن ضرورتوں کو محسوس کیا۔ ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی کیا تجاویز پیش ہوئیں اور کس طرح سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم وقت کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہوں۔‘‘ (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 74)

نئی نسل کو ذمہ داری کا احساس دلانا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’اکثر نوجوان اور بچے جس وقت اپنی بھرپور جوانی میں پہنچیں گے اور جس وقت انتہائی قربانیوں کا وقت آئے گا اور وہ اللہ کے فضل سے قربانیاں دے رہے ہوں گے۔ ان کے اوپر بڑا بوجھ پڑے گا اسی لیے ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ ہمارے بچے اور خدام آئیں اور خدام الاحمدیہ کے منتظمین کو اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ صحیح رنگ میں آپ کی تربیت کرنے کی توفیق دے۔ بہت سے مضامین ہیں جو نئے ہیں اس لیے کہ نئے مسائل کو ان کے ذریعہ ہم نے حل کرنا ہے۔‘‘

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 420)

ہمارے اجتماع دنیاوی میلے نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’ہمارے یہ اجتماع دنیوی میلے نہیں۔ یہ اجتماع ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لیے منعقد کیے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت کے لیے اس معنی میں کہ بہت سی نیکی کی باتیں شامل ہونے والوں کے کانوں میں پڑتی ہیں اور ذہنوں میں جلا پیدا ہوتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے اس معنی میں کہ اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے خدام و انصار کو کہ حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کرو۔‘‘

آپؒ نے مزید فرمایا:

’’آپ اپنا پروگرام بناتے ہیں۔ اس میں برکتیں بھی پڑسکتی ہیں اور برکتیں نہیں بھی پڑسکتیں۔ دعائیں کریں گے تو بابرکت ہو جائیں گے۔ دعائیں کریں گے تو آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک فقرہ دنیا میں ایک انقلاب عظیم بپا کر دے گا۔‘‘ (مشعل راہ جلد دوم صفحہ 556)

اجتماع میں شامل ہونے والے خوش قسمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اجتماع میں شامل ہونے والوں کو خوش قسمت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’آپ تو خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اجتماع میں شرکت کا موقع عطا کیا ہے۔ باقی دوسرے بچے اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اس اجتماع کی برکتوں سے محروم رہے ہیں اور میری اس ہدایت کو نہیں سن سکے آپ ان کو جاکر بتائیں تاکہ وہ اس سے محروم نہ رہیں۔‘‘

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 184)

نئی روح اور نئی زندگی بخشنے والا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

’’جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے۔ وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے۔‘‘

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 631)

نصائح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

آخری مقصد۔ دین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اجتماعات کا مقصد بیان کرتے ہوئے ہالینڈ میں فرمایا:

’’اجتماعات کا مقصد خالصۃً دینی ہے اور اگرچہ کھیلوں وغیرہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ عام علمی مقابلے بھی ہوتے ہیں لیکن آخری مقصد و منتہاء دین ہی ہے۔‘‘ (احمدیہ بلیٹن ہالینڈ شمارہ نمبر 2 جولائی 1987ء)

اعتقاد و ایمان میں زیادتی

شامل ہونے والے کس طرح سے ان اجتماعات سے فائدہ اُٹھاتے اور برکات حاصل کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’شامل ہونے والوں کے اندر نئے ولولے نئی امنگیں جاگتی ہیں اور جماعت پر اُن کا اعتقاد اور ایمان بہت بڑھ جاتا ہے اور ان اجتماعات میں شامل ہونے والے بہت سے خاموش فیصلے کرتے ہیں... اور پھر یہ فیصلے ان کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔‘‘

برکات کے حصول کا ذریعہ

حضورؒ نے ذکر الٰہی کی مجالس میں فرشتوں کے نزول والی حدیث کے حوالے سے بتایا کہ ہر اجتماع میں شرکت کرنے والے ان سے بہت سی برکتیں پاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بات ہے تو تمثیل لیکن اس میں جو کچھ بیان فرمایا گیا ہے وہ بعینہٖ درست اور حق ہے اور ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ جماعت کے اجتماعات اور جلسوں میں وہ شامل ہونے والے بھی برکات پا جاتے ہیں جو کسی اور غرض سے آتے ہیں۔ اس ضمن میں بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں چار سی آئی ڈی انسپکٹر احمدی ہوئے۔ حالانکہ وہ منفی مقاصد کے لیے اور رپورٹ کی تیاری کے لیے آئے ہوئے تھے۔ مگر ان اجتماعات کی برکت سے احمدی ہو گئے اور پھر مخلص احمدی رہے۔

حضور انور نے یہ بھی بتایا کہ ربوہ میں ایسے ہی آنے والوں میں سے ہر سال کچھ نہ کچھ بیعتیں ہو جایا کرتی تھیں۔

(ضمیمہ ماہنامہ مصباح اکتوبر 1988ء)

نصائح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

مقام کی یاد دہانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بروح القدس نے ایک اجتماع پر پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ اجتماع میں سنی ہوئی باتوں کو یاد رکھیں اور احمدی خادم کے مقام کو یاد رکھیں۔ چنانچہ فرمایا:

’’جو کچھ تربیتی، اخلاقی اور روحانی امور کی بابت یہاں آپ نے سنا ان باتوں کو یاد رکھیں اور یہ سب نیک یادیں اپنے ساتھ لے کر جائیں اور جہاں بھی جائیں یہ یاد رکھیں کہ آپ ایک احمدی خادم ہیں۔ یہ ایک اعزاز ہے اور سعادت ہے جو خدا کے خاص فضل سے تمہارے حصہ میں آئی ہے۔ اس لیے اپنے اس مقام اور اعزاز کی ہمیشہ حفاظت کریں اور کبھی بھی نہ بھولیں کہ آپ کے اس نام اور مقام کے تقاضے کیا ہیں۔‘‘

خلافت کا احترام

یہ اجتماعات خلافت کا احترام پیدا کرنے اور اخلاص و وفا میں غیر معمولی ترقی کے ضامن ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا:

’’اپنی ساری عبادتوں، اپنی ساری نیکیوں اور اپنے سارے کاموں کو بابرکت انجام تک پہنچانا چاہتے ہو تو خلافت سے محبت اور اس کا ادب اور اس کا احترام اپنے ایمان کا جزو بنا لو۔ اور یہ امر خوب یاد رکھو اور اپنی نسلوں کو ان کے خون کی رگوں میں یہ بات شامل کر دو کہ تمہاری تمام تر ترقیات اب صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں، اس کے پیچھے پیچھے چلو، اس کے اشاروں کو حکم سمجھ کر چلو، تو تم دیکھو گے کہ فتوحات اور ترقیات

کی منزلیں تمہارے قدم چومیں گی۔ ان شاء اللہ‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 114)

احساس ذمہ داری پیدا کرنے والا

ان اجتماعات کے نتیجہ میں جو احساس ذمہ داری پیدا کرنا مقصود ہے۔ اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے نہایت جلال کے ساتھ فرمایا:

’’پس اس بارے میں بھی خاص کوشش کر کے اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنوں میں خدام احمدیت بنائے۔ صرف نعرے اور ترانے اور وعدے ہی نہ ہوں صرف، بلکہ حقیقت میں آپ میں وہ کچھ نظر آئے جو ایک احمدی خادم میں نظر آنا چاہیے اور اگر آئندہ کیونکہ بچوں نے بھی سنبھالنا ہے، چھوٹی عمر کے خدام ہیں انہوں نے سنبھالنا ہے، جوں جوں جماعت نے انشاء اللہ پھیلنا ہے، یہ تبدیلیاں نہ کیں تو پھر جماعت تو ترقی کرے گی انشاء اللہ تعالیٰ لیکن آپ کے اپنے حلقوں میں آپ کو محرومی کا احساس ہونے لگ جائے گا۔ کیونکہ آئندہ خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں بھی بڑھنی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا، جماعت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ۔ پس اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں۔ اپنے مقام کو سمجھیں اور اگر آپ نے اپنے مقام کو سمجھ لیا، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ لیا تو پھر دشمن ہزار حربے استعمال کرے احمدیت کو ختم کرنے کے، وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ دشمن جتنا مرضی زور لگا لے وہ جماعت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پس احمدی نوجوانو اور بچو! اٹھو اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرو اور اپنے اخلاق کے معیار بھی بلند کرو۔‘‘

(ماہنامہ ’’خالد‘‘ نومبر 2004ء)

ترقی کی روح کو پیدا کرنے کا ذریعہ

ان اجتماعات کو ترقی کی روح کو پیدا کرنے کا ذریعہ بتاتے ہوئے ایک اور موقع پر بیان فرمایا:

’’جب جماعت کی مختلف ذیلی تنظیمیں اپنے اجتماعات منعقد کرتی ہیں تو اس میں، قدرتی طور پر، خاص طور پر توجہ پیدا ہوتی ہے۔ لجنہ کو اپنی انفرادیت کا احساس پیدا ہوتا ہے، انصار کو اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے، خدام کو اپنی اہمیت کا احساس ہو رہا ہوتا ہے اور وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی جماعت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ جس نے اپنے علیحدہ پروگرام بنا کر (عمر اور مزاج کے لحاظ سے مختلف پروگرام تشکیل دیے جاتے ہیں)، ان پروگراموں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کا ایک فعال حصہ بننا ہے۔

جب تک کسی قوم کے ہر طبقے کو اور ہر فرد کو اپنی اہمیت کا احساس نہ ہو جائے کہ ہم جماعت کا ایک حصہ ہیں جس کے ساتھ جماعت کی ساکھ اور ترقی وابستہ ہے، اس وقت تک وہ ترقی کی روح نہیں پیدا ہوتی۔ ترقی کی روح تب ہی پیدا ہوتی ہے جب قوم کے ہر طبقے میں یہ احساس ہو جائے کہ ہماری ایک اہمیت ہے۔ پھر قومیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی جاتی ہیں۔‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 120 تا 121)

اجتماعات میں کھیل رکھنے کے مقاصد

دینی، علمی اور روحانی معیاروں کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ یہ اجتماعات صحتِ جسمانی کی طرف توجہ مبذول کرنے کا ایک اہم طریقہ ہیں۔ اس حقیقت کو بے نقاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ارشاد فرماتے ہیں:

’’یہ اجتماعات جو ہیں ذیلی تنظیموں کے اس لیے منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ مختلف پروگراموں میں حصہ لے کر خدام اپنے دینی، علمی، روحانی معیاروں کو بہتر کر سکیں اور بہتر کرنے کی طرف توجہ دے سکیں اور ساتھ ہی مختلف کھیلوں کے پروگرام ترتیب دے کر اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ جسم کا جو حق ہے وہ بھی ادا کیا جائے کیونکہ صحت مند جسم ہوگا تو جو اصل مقصد ہے زندگی کا، یعنی عبادت، اُس کا بھی حق ادا ہوسکتا ہے اور پھر کھیلوں کے پروگراموں سے ذہنی تفریح بھی ہو جاتی ہے شائقین کی بھی اور Players کی بھی۔ اس لیے ہماری کھیلوں کے پروگراموں میں یہ مقصد اصل میں مدنظر ہوتا ہے۔‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 50)

علمی مقابلے علم کی جاگ لگانے کے لیے ہیں

اجتماعات کا ایک اہم حصہ علمی مقابلے ہیں۔ یہ مقابلے کیوں منعقد کیے جاتے ہیں اور اس کے پیچھے کیا حکمت کارفرما ہے اس کی وضاحت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے پڑھیے۔

''علمی مقابلے ہیں۔ وہ بھی اسی لیے کیے جاتے ہیں کہ آپ کے ذہنوں میں علم کی جاگ لگائی جائے۔ قرآن کریم میں سے مختلف مقابلے کروا کر آپ کو اس روحانی مائدے سے یہ روحانی غذا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اتاری ہے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اُس پر غور کریں اور اس کے علم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 52)

احمدی اور غیر احمدی میں امتیاز واضح کرنے کا موقع

ان اجتماعات کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ تربیت کے ایسے ذرائع بتائے جائیں جو دنیا کو ایک احمدی اور غیر احمدی میں فرق کا احساس دلائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی روحانی اور جسمانی تربیت ہو۔ احمدی نوجوان جو ہے اس کی اس طرز پر تربیت کی جائے کہ اس میں اور غیر میں ایک فرق محسوس ہو۔''(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 146)

اس ضمن میں حضور انور نے خاص طور پر احمدی خادم کے جن اہم امتیازات کا ذکر فرمایا ان میں نماز باجماعت، قرآن کریم کی تلاوت، اس کو سمجھنے اور عمل کرنے، بُرے ماحول اور بُری دوستیوں سے پرہیز شریفانہ لباس زیب تن کرنے، داڑھی رکھنے، بااخلاق بننے، دعوت الی اللہ کرنے اور خلیفہ وقت کی نصائح پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مستقل تبدیلی کی طرف پیش قدمی

اجتماعات کے نتیجہ میں یہ احساس اجاگر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ انسان اپنے اندر مستقل تبدیلی پیدا کرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ صرف اجتماع کے یہ تین دن ہی آپ میں عارضی تبدیلی کا باعث نہ بنیں بلکہ ایک مستقل تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ مغرب کی بیہودہ کشش آپ کو اپنی طرف راغب کرنے والی نہ بن جائے۔ اپنے ان بھائیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں جو اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے ہوئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لیے ہر کوشش کر رہے ہیں۔ اپنی وفاؤں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے لیے ہر قربانی دے رہے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ستمبر 2010ء۔ الفضل انٹرنیشنل 15/اکتوبر 2010ء صفحہ 8)

اپنے عہد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا

اجتماعات کے نتیجہ میں اراکین کو ان کے عہد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تا ان کے سامنے ہمیشہ ان کے قیام کے مقاصد پیش نظر رہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''پس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ کا وہ طبقہ ہے جنہوں نے اپنے آپ کو اس تنظیم سے منسلک کیا ہے جو احمدیت کے خدام ہیں۔ جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور اس کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کریں گے۔ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں گے۔ خلیفہ وقت کا ہر حکم جو معروف ہے جو فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ کی طرف توجہ دلانے والا ہے، اس پر عمل کرنے کے لیے ساری قوتیں صرف کر دیں گے پس آپ اپنے عہد کی طرف توجہ دیں۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ ششم صفحہ 200)

مستقبل کی لیڈر شپ کی تیاری

حق یہ ہے کہ یہ اجتماعات اپنے اندر بہت سی جہات رکھتے ہیں اور اس کا ہر پروگرام مستقبل کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوتا ہے۔ آج ہم تھوڑے ہیں مگر خدا کے فضل سے وہ وقت قریب آتا جاتا ہے جب کہ خلافتِ احمدیہ کے زیر سایہ دنیا کی قومیں آرام کریں گی۔ ان کی تربیت کا عظیم الشان بوجھ ہم پر پڑنے والا ہے۔ یہی وہ فکر ہے جس کا

ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس بار بار اپنے خطابات میں فرما چکے ہیں چنانچہ ایک اجتماع کے موقع پر فرمایا:

’’خدام الاحمدیہ وہ لوگ ہیں جو آئندہ زمانے میں جماعت کی لیڈر شپ سنبھالنے والے ہیں، جماعت کی باگ ڈور سنبھالنے والے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے اصلاح نہ کی اور دنیا میں اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے انتہا قومیں اسلام اور احمدیت کو قبول کر چکی ہیں، تو پھر اُن میں سے لوگ آگے بڑھیں گے اور آپ پیچھے رہ جائیں گے۔ اس لیے ہمیں بہت زیادہ فکر کرنی چاہیے، اُن لوگوں کو جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی، جنہوں نے احمدیت قبول کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا، ہم نے کبھی اُن کے نام کو بٹہ نہیں لگنے دینا۔ پس اس لحاظ سے بھی ہر خادم کو اور ہر ہوش مند طفل کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ ہفتم صفحہ 149)

ہم تو جس طرح بنے کام کیے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 6 ستمبر 2019ء)

٭٭٭

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
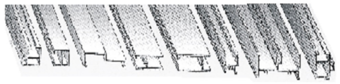
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA itel INTEX
XOLO the next level
Infinix The future is Now!
TECNO Mobile
spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

HR
Mob : 9861084857
9583048641
Sk. Anas Ahmad
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

’’انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔‘‘ (کلام امام الزمان)

غلبہ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات

مکرم خلیق احمد خان صاحب مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین کے نام سے یاد کیا ہے۔ فرمایا وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیاء:۱۰۸) اس فقرہ ''رحمۃ للعالمین'' میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی عالمگیر نبوت اور رسالت کی خبر دی ہے۔ آپ کی بعثت تمام عالم انسانیت کے لئے ہوئی تھی جس میں شرق تا غرب جملہ اقوام عالم شامل ہیں۔ لیکن آپؐ کا زمانہ تکمیل ہدایت کا زمانہ تھا۔ تکمیل اشاعت ہدایت کا عظیم الشان کام اس موعود مسیح و مہدی کے ذریعہ ہونا مقدر تھا (جو کہ دراصل بروزی طور پر آپؐ کی ہی آمد ثانی ہے) جس کے بارہ میں خود آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پیشگوئی فرمائی تھی، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے وسائل موجود نہ تھے کہ جس کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک اسلام کا پیغام پھیلایا جاسکے۔ چنانچہ ائمہ سلف و خلف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ هُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ (سورۃ التوبہ:۳۳) میں جو غلبہ اسلام کی خوشخبری دی گئی ہے وہ امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں کہ
''اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ اب تم غور کر کے دیکھو۔ تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل طور پر ہو چکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دین اسی وقت ہوسکتا ہے جب کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔'' (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۴)

اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم اور بزرگان سلف کی پیشگوئیوں کے ذریعہ سے ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کو خود بھی الہاماً یہ خوشخبری بار بار دی کہ آپ کے ذریعہ سے ہی اسلام نے ساری دنیا میں پھیلنا ہے۔ ان الہامات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

1) اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ۔ يَأۡتِيۡكَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ ۔ يَأۡتُوۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ (تذکرہ صفحہ ۴۳)
یعنی خبردار ہو کہ خدا کی مدد تیرے قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے، اور

اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔

حضورؑ کا یہ الہام اس وقت کا ہے جب آپ نے ابھی کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ ابھی آپ قادیان کے ایک گوشہ تنہائی میں اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور کوئی آپ کو نہ جانتا تھا حتیٰ کہ بوجہ آپ کی خلوت پسند طبیعت کے خود قادیان کے بعض افراد کی نظر سے بھی آپ پوشیدہ تھے اور باہر سے تو اس وقت کوئی شخص آپ سے ملنے نہیں آتا تھا اور قادیان کے نام سے بھی بیرونی دنیا ناواقف تھی۔ اس گمنامی کے زمانہ کا نقشہ حضورؑ نے اپنے منظوم کلام میں ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ

میں تھا غریب و بیکس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اس وقت اللہ تعالیٰ نے جو عالم الغیب ہے نے آپ کے خبر دی کہ دنیا کے مختلف کناروں سے تیرے پاس لوگ آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس الہام کے چند سال بعد ہی آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور شدید مخالفت کے باوجود خدائی وعدہ کے مطابق کثیر تعداد میں لوگوں نے آپؑ کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک جماعت ترقی ہی کرتی جا رہی ہے اور انشاء اللہ ایک دن ساری دنیا حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دین اسلام میں داخل ہو کر آنحضرت ﷺ کی صداقت کا ایک بین ثبوت بن جائے گی۔

2) إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَر (تذکرہ صفحہ ۸۲)

یعنی ہم نے تجھے کثرت عطا فرمائی ہے یا ہم تمہیں ہر چیز میں کثرت دیں گے۔ نیز حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس الہام کا ترجمہ نزول المسیح میں اس طرح سے بیان فرمایا ہے کہ ”ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جاوے گی۔“

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

3) I shall give you a large party of Islam

(تذکرہ صفحہ ۸۹)

یعنی میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دوں گا۔

4) حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

”مجھے اللہ جل شانہٗ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵)

5) ”ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۶۶)

6) وَسِّعْ مَكَانَكَ (تذکرہ صفحہ ۷۲۰)

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ اس الہام کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

”ایک عرصہ ہوا کہ مجھے الہام ہوا تھا وَسِّعْ مَكَانَكَ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ۔ یعنی اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدراس تک تو میں نے اس پیشگوئی کو پوری ہوتے دیکھ لیا۔ مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی۔ وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ لَا مَانِعَ لِمَا أَرَادَ“

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

اس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر محض ایک سال کی

رپورٹ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’پھر وَسِّعْ مَکَانَکَ کے تحت جائیدادوں کی خرید اور عمارات کی تعمیر کا ذکر ہے۔ آسٹریلیا میں اس سال چار مختلف مقامات پر کل سات ملین ڈالر کی باموقع جائیدادیں خریدی گئیں۔ برزبن (Bris-bane) میں ایک اعشاریہ ایک (1.1) ایکڑ رقبہ پہ چار بیڈ روم کا ایک گھر بھی خریدا گیا۔ اسی طرح کیلی ول (Kellyville) میں یہ جگہ ہے یا جو بھی اس کا نام و تلفظ ہے زمین لی گئی۔ پھر پینرتھ (Penrith) میں بھی زمین خریدی گئی جس میں بنا بنایا گھر بھی ہے۔ بیت الہدیٰ سڈنی سے چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ریورسٹون (Riverstone) میں اڑھائی ایکٹر کا ایک رقبہ خریدا گیا۔ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے اپنے طور پر پراپرٹی خریدی۔ سڈنی گیسٹ ہاؤس کی تعمیر ایک بڑا پراجیکٹ ہے اس پہ خرچ ہو رہا ہے۔ کینیڈا میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایک بڑی جگہ کی تلاش تھی۔ اس سال ایک سو چار ایکٹر کی پراپرٹی گیارہ اعشاریہ آٹھ ملین ڈالر میں خریدی گئی۔ بیلجیم کے شہر لیج (Liege) میں ایک چار منزلہ عمارت خریدی گئی۔ فرانس میں بھی اس سال لیون (Lyon) کے شہر میں ایک عمارت خریدی۔ اٹلی میں موجودہ مشن ہاؤس کے قریب ایک نئی ہال نما عمارت اور قطعہ زمین خریدا گیا۔ بارسلونا سپین میں بھی جگہ خریدی گئی۔ یہ ایک تین منزلہ عمارت ہے۔ یوکے میں مرکزی طور پر اسلام آباد کے قریب ایک ووڈلینڈ (Woodland) جس کا رقبہ تقریباً تین ایکڑ ہے خریدا گیا۔ بورڈن (Bordon) کے علاقے میں چار نئے تعمیر شدہ مکان خریدے گئے۔ لجنہ اماء اللہ نے ٹلفورڈ میں اپنی جگہ خریدی، گیسٹ ہاؤس خرید ا اور رفانہم میں تین کمرشل یونٹ خریدے گئے۔ مرکزی گیسٹ ہاؤسز اور دیگر عمارات اور اسلام آباد میں بھی اللہ کے فضل سے ترقیات ہو رہی ہیں۔ انصار اللہ نے بھی اپنا ایک گیسٹ ہاؤس خریدا۔ یوکے جماعت کی بھی کافی پراپرٹیاں ہیں جو اس دفعہ انہوں نے خریدی ہیں اور اسکے علاوہ گھانا میں جامعۃ المبشرین میں مزید عمارتوں کی تعمیر ہوئی ہے۔ جاپان میں بیت الاحد کا ترقیاتی منصوبہ ہے۔ وہاں بھی مربی ہاؤس وغیرہ کے لحاظ سے تعمیر ہوئی ہے۔ سپین پیدروآباد میں تعمیر ہوئی۔ چاڈ میں مرکزی مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش بنی۔ اسی طرح نائیجر وغیرہ میں بھی ایک پراجیکٹ پر کام ہوا۔ اس طرح بہت ساری جائیدادیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ہر ملک میں ہمیں عطا فرمائی ہیں۔‘‘

(بدر ۲۲ تا ۲ تا / دسمبر ۲۰۲۲ء صفحہ ۸،۷)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

7) حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

8) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(تذکرہ صفحہ ۲۸۱)

9) وَأَوْحَى إِلَيَّ رَبِّيْ وَوَعَدَنِيْ أَنَّهُ سَيَنْصُرُنِيْ حَتّٰى يَبْلُغَ أَمْرِيْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا. وَتَتَمَوَّجُ بُحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰى يُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِهَا

(تذکرہ صفحہ ۲۸۰)

یعنی میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا (تبلیغ) کام مشارق و مغارب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔

مندرجہ بالا الہامات میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو خوشخبری دی ہے کہ غلبۂ اسلام جو مقدر رہے وہ آپؑ کے ہی ذریعہ ہونا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے الہامات میں اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے لیکن یہاں صرف مثال کے طور پر چند کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان الہامات میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور غلبہ کی طرف اشارہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ اس کی تائید ونصرت سے ہی یہ کام سرانجام دیا جائے گا اور دنیا کے کناروں تک پیغام پہنچانے کی آپؑ کی کوششوں میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال رہے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت سے آج تک اللہ تعالیٰ کے ان وعدہ جات کو جھٹلانے کی بہت مخالفانہ کوششیں کی گئیں اور اس روحانی سلسلہ کو مٹانے کے لئے کس قدر زور صرف کیا گیا یہ ایک لمبی داستان ہے مگر ان تمام کوششوں کے باوجود یہ شجرہ طیبہ برابر بڑھتا چلا گیا اور اس کی شاخیں اکناف عالم میں پھیلنے لگیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا یہ تو بڑی قدرتوں کے مالک خدا کا کلام ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ

جس بات کو کہے کہ کرونگا میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

٭٭٭

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

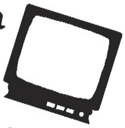

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

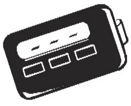
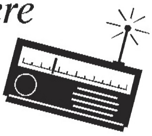

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

NAVNEET JEWELLERS

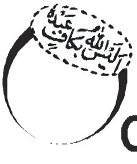

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

NUSRAT
Cell : 9902222345
9448333381
MOTORS RE-WINDING

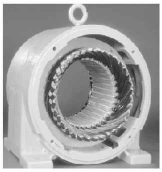

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

گوشۂ ادب

جب دل صافی میں دیکھا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بہر عالم آئینہ ابصار کا

جس نے دیکھا اس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدتوں جھگڑا چلا دنیا میں ''نور و نار'' کا

خوب بھڑکی آگ عالَم بن گیا 'دارالفساد'
ابتداء سے کام ہے ''ہیزم کشی'' کفار کا

پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے
بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلین
خلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا

نرغۂ اعداء میں گِھر کر بھی نہ ''ڈر'' جانا کبھی
خواہشِ اعلائے حق تھی، شوق تھا دیدار کا

کر دیے سینے سپر مرتے گئے بڑھتے گئے
منہ پھرایا کفر کے ہر لشکر جرار کا

آسماں شاہد ہے ہاں اب تک زمیں کو یاد ہے
کانپ جانا نعرۂ تکبیر سے کفار کا

عشق میں تحلیل روحیں چُور زخموں سے بدن
سایۂ شمشیر میں پیغام دینا یار کا

ابر رحمت ہو کے جب سارے جہاں پر چھا چکے
کہہ دیا شیطاں نے ہنس کر ''زور تھا تلوار کا''

پھر نئی صورت میں ظاہر جلوۂ جاناں ہوا
نور پھر اترا جہاں میں 'مبدءُالانوار' کا

(درعدن صفحہ ۵۲ تا ۵۴، مطبوعہ جولائی ۲۰۰۸ء)

سائنس کی دنیا

Science

وہ شہر جہاں بکری کا فضلہ ڈالروں میں فروخت ہو رہا ہے

صومالیہ کی تاریخ کو دیکھیں تو یہاں کے باشندے ہمیشہ سے چرواہے تھے اور معاشی طور پر مویشی اب بھی صومالیوں کا سب سے اہم اثاثہ ہیں۔

کئی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ دیہی علاقوں میں رہنے کا طریقہ اب پہلے جیسا نہیں رہا اور موسمیاتی تبدیلی اور خشک سالی نے زمین کو متاثر کیا ہے جس کے باعث متعدد علاقوں میں چارے کی قلت کا سامنا ہے۔

جانوروں کے گوشت اور دودھ کے علاوہ صومالی چرواہوں کو ان جانوروں سے کچھ خاص فوائد حاصل نہیں ہو رہے۔

صومالیہ میں جانوروں کا فضلہ ایک ایسی چیز تھی جسے یہاں کے چرواہے کھاد کے طور پر استعمال کرنے سے گریز کر رہے تھے لیکن اب بہت سے علاقوں میں زرعی زمینوں کے لیے جانوروں کے فضلے کا بطور کھاد استعمال بڑھ رہا ہے۔

مودوگ کے علاقے میں زراعت اور پھلوں کی صنعت سے وابستہ کسانوں نے جانوروں سے حاصل ہونے والی اس کھاد کو ایک قیمتی چیز بنا دیا ہے۔

ایسے ہی ایک کسان مصطفیٰ حرین نے بی بی سی کو بتایا کہ آج کل سب سے قیمتی چیز جسے کسان کھیتوں میں کھاد ڈالنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں وہ جانوروں کا فضلہ ہے۔ عام طور پر مختلف قسم کی کھاد استعمال کی جاتی ہے۔ زراعت کے لیے کھاد کی بہترین قسم گائے کا فضلہ ہے۔ چونکہ اس علاقے میں گائیں کم ہیں اس لیے ہم بکری کا فضلہ استعمال کرتے ہیں جو زیادہ مفید ہے۔

انھوں نے کہا کہ یہ کھاد پودوں کی نشوونما میں استعمال ہوتی ہے یہ زمین کو زرخیز بناتی ہے جس سے پودے اور درخت مزید پھل دیتے ہیں۔

(https://www.bbc.com/urdu/articles/cm23d3nwd1jo)

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 52)

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: کیرالہ انڈیا سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ’’حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے بعد پولوس نے تثلیث کا آغاز کیا۔‘‘ جبکہ احمدیوں کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ اور پولوس اس سے پہلے فوت ہو گیا تھا۔ اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ ۳۱؍جنوری ۲۰۲۲ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ نے اپنے خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس ارشاد کا ذکر کیا ہے یہ حضور علیہ السلام کی تصنیف چشمہ مسیحی کی عبارت ہے۔ یہ کتاب حضور علیہ السلام نے بریلی کے ایک مسلمان کے خط کے جواب میں تحریر فرمائی تھی۔ جس خط میں ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کے حوالہ سے اسلام پر ہونے والے بعض اعتراضات کا ذکر تھا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی اس تصنیف میں عیسائیوں کے اپنے عقائد نیز یورپ اور امریکہ کے عیسائی محققین کی طرف سے عیسائیت کے بارے میں ہونے والی تحقیقات کی بنا پر اس خط میں اٹھائے گئے اسلام مخالف اعتراضات کا الزامی جواب دیتے ہوئے عیسائیت کی بگڑی ہوئی تعلیم کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے عیسائی عقیدہ کے مطابق یہ بھی بیان فرمایا کہ ’’پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں آپ کا جانی دشمن تھا اور پھر آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے اس کے عیسائی ہونے کا موجب اس کے اپنے بعض نفسانی اغراض تھے جو یہودیوں سے وہ پورے نہ ہو سکے۔ اس لئے وہ ان کو خرابی پہنچانے کے لئے عیسائی ہو گیا اور ظاہر کیا کہ مجھے کشف کے طور پر حضرت مسیحؑ ملے ہیں اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور اس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا۔ اور یہ پولوسی تثلیث دمشق سے ہی شروع ہوئی۔‘‘ (چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 376، 377) پس حضور علیہ السلام کے ان الفاظ کہ ’’جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے‘‘ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے مراد عیسائی عقیدہ کے مطابق آپ کی وفات مراد ہے جس وقت آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ لیکن ہمارے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ نبی کو بائبل میں بیان لعنتی موت سے بچانے کے لیے صلیب سے نجات بخشی۔ جس کے بعد آپ اپنے باقی دس قبائل کی تلاش میں کشمیر کی طرف ہجرت فرما گئے۔ جہاں یوز آسف نبی کے نام سے آپ نے اپنے لوگوں کی تربیت کر کے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور وہیں پر محلہ خان یار کشمیر ہندوستان میں دفن ہوئے جہاں آج بھی آپ کی قبر موجود ہے۔ جہاں تک پولوس کا معاملہ ہے تو پولوس کے معاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک اور تصنیف کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں: ’’جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا

اُس وقت وہ پولوس بھی مکفرین کی جماعت میں داخل تھا جس نے بعد میں اپنے تئیں رسول مسیح کے لفظ سے مشہور کیا یہ شخص حضرت مسیح کی زندگی میں آپ کا سخت دشمن تھا جس قدر حضرت مسیح کے نام پر انجیلیں لکھی گئیں ہیں ان میں سے ایک میں بھی یہ پیشگوئی نہیں ہے کہ میرے بعد پولوس توبہ کر کے رسول بن جائے گا اس شخص کے گزشتہ چال چلن کی نسبت لکھنا ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ عیسائی خوب جانتے ہیں افسوس ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سؤر کو جو توریت کے رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا اور شراب کو بہت وسعت دے دی اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا تا ان تمام بدعتوں سے یونانی بُت پرست خوش ہو جائیں۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۵ حاشیہ)

پس چشمہ مسیحی میں بیان حضرت عیسیٰؑ کی وفات سے مراد عیسائی عقیدہ کے مطابق آپ کی وفات مراد ہے جس وقت آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ نہ کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق آپ کی وفات مراد ہے۔

سوال: اردن سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ استفسار بھجوائے کہ کیا نظروں سے اوجھل ہر چیز جنّ ہوتی ہے اور کیا ابلیس اور فرشتے بھی جنّ ہو سکتے ہیں؟ کیا احمدی عفریت کے وجود پر یقین رکھتے ہیں؟ ہم نے پڑھا ہے کہ آنے والے مہدی آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے، کیا ہم واقعی آخری زمانہ میں رہ رہے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی یا حضرت محمد ﷺ کی یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم کھا سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۰ر فروری ۲۰۲۲ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اکتوبر ۲۰۲۱ء میں مَیں نے آپ کے خط کے جواب میں جنّوں کے بارے میں جو جواب بھجوایا تھا، اس میں آپ کے ان پہلے دونوں سوالوں کا جواب بھی موجود ہے، وہاں سے پڑھ لیں۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ جواب اسی ’’بنیادی مسائل کے جوابات‘‘ کی قسط نمبر ۴۶ کے تحت الفضل اور الحکم میں شائع ہو چکا ہے۔ ناقل)

باقی عفریت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا وہی عقیدہ ہے جو قرآن و حدیث نے ہمیں بتایا ہے۔ چنانچہ سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِکَ ۚ وَ اِنِّیۡ عَلَیۡہِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ۔ (سورۃ النمل:۴۰) یعنی (پہاڑی قوموں میں سے) ایک سرکش سردار نے کہا۔ آپ کے (اس) مقام سے جانے سے پہلے میں وہ (عرش) لے آؤں گا اور میں اس بات پر بڑی قدرت رکھنے والا (اور) امانت دار ہوں۔

جنّ کا لفظ جیسا کہ میں نے اپنے پہلے خط میں وضاحت کی تھی کہ بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس انسان کو بھی جنّ کہہ دیا جاتا ہے جس میں ناری صفات اور بغاوت کی روح پائی جاتی ہو۔ جو آتشیں مزاج رکھتا ہو، جسے جلدی غصہ آتا ہو۔ پس لڑاکے، فسادی، بغاوت کرنے والے اور سرکش قسم کے لوگوں کو بھی جنّ کہا جاتا ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے جن اقوام پر فتح پائی تھی ان میں سے بعض نہایت محنتی اور جفاکش اقوام تھیں لیکن اس کے ساتھ ان میں اسی قسم کی ناری صفات اور بغاوت و سرکشی کا مادہ بھی پایا جاتا تھا۔ اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے اپنی خداداد حکمت اور دانائی کے ساتھ ان اقوام کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنا لیا تھا۔

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی مملکت کے مختلف کاموں کو سر انجام دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کئی اقوام کو آپ کے تابع فرمان کر دیا تھا جن کے لیے قرآن کریم نے مختلف الفاظ استعمال کیے ہیں۔ چنانچہ سورت سبا کی آیت ۱۳ تا ۱۵ میں ایسے لوگوں کے لیے جنّ کا لفظ آیا ہے۔ جبکہ سورت ص آیات ۳۸، ۳۹ اور سورۃ الانبیاء آیت ۸۳ میں ان کے لیے شیاطین کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور اصل میں ان سے مراد وہ شریر اور مفسد اقوام تھیں جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی بدولت مغلوب کر کے اپنی سلطنت کے مختلف کاموں کو سرانجام دینے کے لیے مامور کر دیا تھا۔ عفریت بھی اسی قسم کی ایک قوم کے سرداروں میں سے تھا، جسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت میں بھی اعلیٰ رتبہ حاصل تھا۔

حدیث میں بھی عفریت کا لفظ آیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ گذشتہ رات جنّوں میں سے ایک عفریت (یعنی گھناؤنی شکل کا جنگلی وحشی آدمی) مجھ پر ٹوٹ پڑا تا کہ میری نماز کو توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تا کہ تم سب اسے دیکھو۔ پھر مجھے میرے بھائی سلیمان کا قول یاد آیا کہ اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد کسی کو بھی میسر نہ ہو۔ پس میں نے اسے دھتکار کر بھگا دیا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ عفریت کے معنی سرکش کے ہیں خواہ انسان ہو یا جنّ۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء بَاب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ...)

یہ واقعہ بخاری میں بعض اور جگہوں پر بھی بیان ہوا ہے۔ کتاب الصلاۃ کی روایت میں حضور ﷺ کی نماز میں خلل پیدا کرنے والے اس شخص کے لیے عفریت ہی کا لفظ آیا لیکن کتاب الجمعة باب مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ میں بیان روایت میں حضور ﷺ نے اس کے لیے شیطان کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

یہ واقعہ ایک کشفی نظارہ بھی ہوسکتا ہے جس کا تعلق مستقبل میں پیش آنے والے واقعات سے تھا کہ ناری صفات، باغیانہ سوچ کے شریر اور مفسد شیطان خصلت انسان حضور ﷺ کو آپ کے فرض منصبی سے روکنے کے لیے جنگ کی صورت میں عداوت کی آگ بھڑکانے کی کوشش کریں گے اور سرکش اور اجڈ قبائل کو آپ کے خلاف اکسائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان شریروں کو آپ کے قابو میں دیدے گا اور وہ اپنے اس حملہ سے ذلیل وخوار ہو کر نامراد لوٹیں گے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ پھر ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی زندگی میں ہی آپ کو فتح و نصرت سے سرفراز فرماتے ہوئے ان عفریت خصلت دشمنوں پر آپ کو پورا پورا تسلط عطا فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے الٰہی مشیت کے تحت مغلوب اقوام کو غلام بنایا جو آخر دم تک حضرت سلیمان کی غلامی میں رہیں۔ لیکن حضور ﷺ کی ذات بابرکات جو بنی نوع انسان کے لیے سراپا رحمت وشفقت تھی اور جیسا کہ اس واقعہ کے آخری حصہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے، آپ نے غلاموں کے آزاد کرنے کی تعلیم دی اور پھر آپ اور آپ کے صحابہ نے لاکھوں غلاموں کو آزاد کیا۔

اگر اس واقعہ کو ظاہر پر محمول کیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک گھناؤنی اور مکروہ شکل کے خبیث، جنگلی اور وحشی خصلت شخص یا جانور نے رات کے وقت حضور ﷺ پر حملہ کیا جبکہ آپ نماز ادا کر رہے تھے، جس سے آپ کی نماز میں خلل پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ نے اس انسان یا جانور کو قابو کر لیا اور اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر آپ نے اپنی فطری اور جبلی رحمت وشفقت کے تحت اسے آزاد کر دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النمل کی تفسیر میں لفظ عفریت کی لغوی بحث میں لکھتے ہیں۔ عفریت کے معنے ہیں کسی کام کو کر گزرنے والا۔ بُرا اور ناپسندیدہ (اقرب)۔ پھر اس آیت کی تفسیر میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے عفریت کے بارے میں لکھتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام نے سوچا کہ ہدہد کے اس لائے ہوئے تحفہ سے تو کچھ نہیں بنتا۔ کوئی اور چیز منگواؤ۔ اور فرمایا۔ اے میرے سردارو پیشتر اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں ملکہ کا تخت کون میرے پاس لائے گا۔ وہ لوگ جو خاص باڈی گارڈ تھے ان کا ایک سردار بولا کہ آپ کے چڑھائی کرنے سے پہلے میں وہ تخت لے آؤں گا۔ چونکہ وہ سردارِ لشکر تھا۔ اس کو پتہ تھا کہ اس لشکر کا یہاں کتنے عرصہ تک پڑاؤ ہوگا۔ اس لئے اس نے اندازہ کر لیا کہ اتنے دنوں میں ملکہ کو مرعوب کر کے وہ تخت لایا جا سکتا ہے اور ساتھ ہی یہ دعویٰ کیا کہ میں ایک طاقتور سردار ہوں اور اس چھوٹے سے ملک کی فوج میرا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور میں آپ کا مطیع بھی ہوں۔ اس مال کے لانے میں کسی قسم کی خیانت مجھ سے نہیں ہوگی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 394)

۳۔ ہمارے زمانہ کے آخری ہونے اور مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے اس زمانہ میں ظاہر ہونے کی جہاں تک بات ہے تو قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور بزرگان امت کے اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی امت میں جس مسیح اور مہدی کی آمد کی خبر دی تھی اس نے تیرھویں صدی ہجری کے آخر یا چودھویں صدی

ہجری کے آغاز میں ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗۤ اَلۡفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ (السجدہ: 6) یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین پر اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرے گا۔ پھر وہ اس کی طرف ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار ایسے ہزار سال کی ہے جس کے مطابق تم دنیا میں گنتی کرتے ہو، چڑھنا شروع کرے گا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہزار سال تک مسلمان دنیا میں کمزور ہوتے جائیں گے۔ اس کے بعد محمد رسول اللہؐ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اسلام کی شوکت کو دوبارہ سے دنیا میں قائم کرنے والا مامور آجائے گا۔ اور اسلام پھر مضبوطی سے قائم ہوجائے گا۔

آنحضور ﷺ نے اسلام کی پہلی تین صدیوں کو خیر القرون یعنی بہترین صدیاں قرار دیا ہے اور یہ ہزار سال جس میں دین کا آسمان کی طرف چڑھنا مقدر تھا وہ یقیناً ان تین صدیوں کے بعد شروع ہونا تھا۔ پس تیرہ سو سال بعد دین اسلام کا از سر نو قیام مقدر تھا جو مہدی اور مسیح کے ظہور کے ذریعہ ہی ہوسکتا تھا۔ کیونکہ سورۃ جمعہ کی آیت وَآخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (آیت:4) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی اسے بھیجے گا جو ابھی تک ان (صحابہ) سے نہیں ملی، میں اس مسیح و مہدی کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا آنا قرار دیا تھا۔ اور حضور ﷺ نے اس آیت کے نزول کے وقت صحابہ کے دریافت کرنے پر حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان ثریا ستارے پر اٹھ جائے گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص یا بہت سے اشخاص ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ) گویا رسول اللہ ﷺ نے اہل فارس کے اس مرد کے آنے کو اپنا آنا قرار دیا جس کے ذریعہ آخری زمانہ میں ایمان کا دنیا میں قیام اور اسلام کی دوبارہ شان مقدر تھی۔

ایک صاحب کشف بزرگ حضرت نعمت اللہ ولی صاحبؒ اپنے مشہور فارسی قصیدہ میں آخری زمانہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب غین رے (یعنی 1200 سال) گزر جائیں گے اس وقت مجھے عجیب وغریب واقعات ظاہر ہوتے نظر آتے ہیں۔ مہدی وقت اور عیسیٰ دوراں ہر دو کو میں شاہسوار ہوتے دیکھتا ہوں۔

(الاربعین فی احوال المہدیین مرتبہ محمد اسماعیل شہید صفحہ 2و 4، مطبوعہ 1268ہجری)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ المتوفیٰ 1176ہجری لکھتے ہیں۔ عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الۡقِیَامَۃَ قَدِ اقۡتَرَبَتۡ وَالۡمَہۡدِیُّ تَہَیَّا لِلۡخُرُوۡجِ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب آچکی ہے اور مہدی کا ظہور ہوا چاہتا ہے۔

(التفہیمات الالہیہ، جلد 2 صفحہ 133 تفہیم نمبر 147، مطبوعہ 1936ء مدینہ برقی پریس بجنور یوپی)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی متعدد جگہوں پر اس مضمون کو بڑی وضاحت کے ساتھ مدلل طور پر بیان فرمایا ہے کہ یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لیے مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت مقدر تھی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے خالق ہے اگر چاہے تو کروڑوں مرتبہ زمین و آسمان کو فنا کر کے پھر ایسے ہی بنادے اور اُس نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہ آدم جو پہلی اُمتّوں کے بعد آیا جو ہم سب کا باپ تھا اس کے دنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے۔ اور اس سلسلہ کی عمر کا پورا دور سات ہزار برس تک ہے۔ یہ سات ہزار خدا کے نزدیک ایسے ہیں جیسے انسانوں کے سات دن۔ یاد رہے کہ قانون الٰہی نے مقرر کیا ہے کہ ہر ایک امت کے لئے سات ہزار برس کا دور ہوتا ہے۔ اسی دَور کی طرف اشارہ کرنے کے لئے انسانوں میں سات دن مقرر کیے گئے ہیں۔ غرض بنی آدم کی عمر کا دَور سات ہزار برس مقرر ہے۔ اور اِس میں سے ہمارے نبی ﷺ کے عہد میں پانچ ہزار برس کے قریب گزر چکا تھا۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہو کہ خدا کے دنوں میں سے پانچ دن کے قریب گزر چکے تھے جیسا کہ سورۃ والعصر میں یعنی اس کے حروف میں ابجد کے لحاظ سے قرآن شریف میں اشارہ فرما دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں جب وہ سورۃ نازل ہوئی تب آدم کے زمانہ پر اسی قدر مدت گزر چکی تھی جو سورہ موصوفہ کے عددوں سے ظاہر ہے۔ اِس حساب سے انسانی نوع کی عمر میں سے اب اس زمانہ میں چھ ہزار برس گزر چکے ہیں اور ایک ہزار برس باقی ہیں۔ قرآن شریف میں بلکہ

اکثر پہلی کتابوں میں بھی یہ نوشتہ موجود ہے کہ وہ آخری مرسل جو آدم کی صورت پر آئے گا اور مسیح کے نام سے پکارا جائے گا ضرور ہے کہ وہ چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا۔ یہ تمام نشان ایسے ہیں کہ تدبّر کرنے والے کے لئے کافی ہیں۔ اور اِن سات ہزار برس کی قرآن شریف اور دوسری خدا کی کتابوں کے رو سے تقسیم یہ ہے کہ پہلا ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا زمانہ ہے اور دوسرا ہزار شیطان کے تسلّط کا زمانہ ہے اور پھر تیسرا ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا اور چوتھا ہزار شیطان کے تسلّط کا اور پھر پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا (یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سیّد و مولیٰ ختمی پناہ حضرت محمد ﷺ دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے اور شیطان قید کیا گیا ہے) اور پھر چھٹا ہزار شیطان کے کھلنے اور مسلّط ہونے کا زمانہ ہے جو قرونِ ثلاثہ کے بعد شروع ہوتا اور چودھویں صدی کے سر پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر ساتواں ہزار خدا اور اس کے مسیح کا اور ہر ایک خیر و برکت اور ایمان اور صلاح اور تقویٰ اور توحید اور خدا پرستی اور ہر ایک قسم کی نیکی اور ہدایت کا زمانہ ہے۔ اب ہم ساتویں ہزار کے سر پر ہیں۔ اِس کے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ زمانے سات ہی ہیں جو نیکی اور بدی میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس تقسیم کو تمام انبیاء نے بیان کیا ہے۔ کسی نے اجمال کے طور پر اور کسی نے مفصّل طور پر اور یہ تفصیل قرآن شریف میں موجود ہے جس سے مسیح موعود کی نسبت قرآن شریف میں سے صاف طور پر پیشگوئی نکلتی ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ تمام انبیاء اپنی کتابوں میں مسیح کے زمانہ کی کسی نہ کسی پیرایہ میں خبر دیتے ہیں اور نیز دجّالی فتنہ کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اور دنیا میں کوئی پیشگوئی اس قوت اور تواتر کی نہیں ہوگی جیسا کہ تمام نبیوں نے آخری مسیح کے بارے میں کی ہے۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 184 تا 186)

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دَور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دَور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دَور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں...... پھر ہزار پنجم کا دَور آیا جو ہدایت کا دَور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی ﷺ مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ پس آپؐ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک نہایت زبردست دلیل ہے کہ آپؐ کا ظہور اُس سال کے اندر ہوا جو روزِ ازل سے ہدایت کے لئے مقرر تھا اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے اور اِسی دلیل سے میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقسیم کی رُو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیجِ اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظِل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔ اِس بات میں نصاریٰ اور یہود کو بھی اختلاف نہیں کہ آدم سے یہ زمانہ ساتواں ہزار ہے۔ اور خدا نے جو سورہ والعصر کے اعداد سے تاریخ آدم میرے پر ظاہر کی اس سے بھی یہ زمانہ جس میں ہم ہیں ساتواں ہزار ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور نبیوں کا اِس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوگا کیونکہ وہ سب سے آخر ہے جیسا کہ آدم سب سے اوّل تھا۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 207 تا 208)

پس یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق آپ کے روحانی فرزند اور غلام صادق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو خاتم الخلفاء کے طور پر دین اسلام کی تجدید کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

۴۔ باقی جہاں تک قسم کھانے کا معاملہ ہے تو ایک تو بلاوجہ قسمیں نہیں

HEALTH & FITNESS CORNER

Depressive disorder (depression)

Symptoms and patterns

During a depressive episode, a person experiences a depressed mood (feeling sad, irritable, empty). They may feel a loss of pleasure or interest in activities.

A depressive episode is different from regular mood fluctuations. They last most of the day, nearly every day, for at least two weeks.

Other symptoms are also present, which may include:

- poor concentration
- feelings of excessive guilt or low self-worth
- hopelessness about the future
- thoughts about dying or suicide
- disrupted sleep
- changes in appetite or weight
- feeling very tired or low in energy.

Depression can cause difficulties in all aspects of life, including in the community and at home, work and school.

A depressive episode can be categorized as mild, moderate, or severe depending on the number and severity of symptoms, as well as the impact on the individual's functioning.

(https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/depression)

کھانی چاہئیں۔ اور اگر ضرورت ہو اور قسم کھانے والا حق پر ہو تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی قسم کھا سکتا ہے۔ کسی انسان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کی قسم کھائے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ۔ (سنن ابی داؤد کتاب الایمان والنذور)

یعنی اپنے باپوں اور اپنی ماؤں اور بتوں کی قسم مت کھاؤ۔ بلکہ اللہ کے سوا کسی کی بھی قسم مت کھاؤ اور اللہ کی قسم بھی صرف اس صورت میں کھاؤ جب تم سچے ہو۔

***

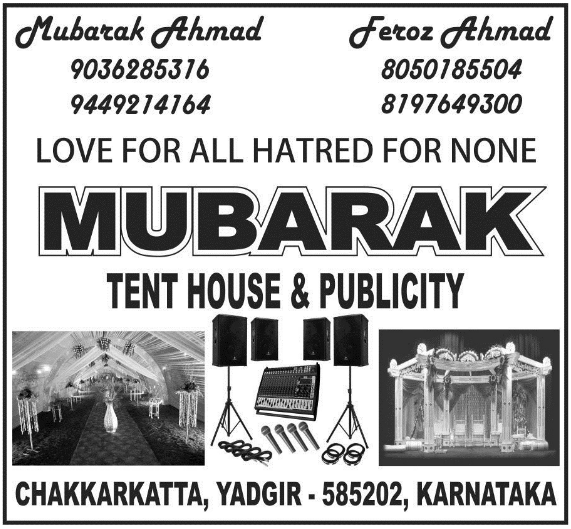

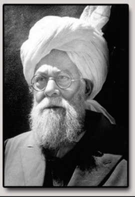

فتاویٰ مصلح موعودؓ

برتھ کنٹرول بوجہ کمی آمد

سوال:۔ ایک آدمی کی تنخواہ بہت قلیل ہے اور آمدنی کا اور کوئی ذریعہ سوائے تنخواہ کے نہیں اور تنخواہ مثلاً پچاس یا ساٹھ روپے ہے اور ظاہر ہے کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں آج کل کے زمانہ میں بمشکل دو تین حد چار آدمیوں کا گزارہ ہوسکتا ہے۔ اب ایک خاندان میں دو میاں بیوی جوان اور تندرست ہیں اور ان کے سال بہ سال بچے ہو سکتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر ان کی پرورش اور نیچ رنگ میں تعلیم و تربیت مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گی۔ تو از روئے اسلام ان میاں بیوی کو برتھ کنٹرول یعنی ضبط تولید کی اجازت ہے یا نہیں۔ اگر عورت کی زندگی یا صحت بچانے کے لئے ضبط تولید کی اجازت ہے تو بچوں کی صحت بچانے اور ان کی اچھی طرح سے پرورش کرنے اور تعلیم و تربیت کرنے کے لئے کیوں اس امر کی اجازت نہ ہو؟

جواب:۔ حضور نے فرمایا۔

آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے اپنا ایک ماحول تجویز کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے اس ماحول کے مطابق خدا تعالیٰ کا قانون یہ ہونا چاہئے۔ سوال تو یہ ہے کہ یہی ماحول لڑائی کے دنوں میں قوم کا ہوتا ہے یا نہیں؟ کیا مائیں اس وقت نہیں کہتیں کہ ہمارے بچے قتل ہونے کے لئے کیوں جائیں۔ آپ اس وقت کیا کہیں گے۔ کیا یہ کہ اس قسم کا ماحول ہے بچے قتل ہوتے ہیں قوم کا نقصان ہوتا ہے ہم کیا کریں۔ آج کل تو آپ کہتے ہیں پچاس ساٹھ روپے ماہوار ملتے ہیں جس میں زیادہ آدمیوں کا گزارہ نہیں ہوسکتا۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے یا نہیں کہ بعض کو پچاس بھی نہیں ملتے۔ بعض کو نوکری بھی نہیں ملتی۔ اس کو آپ روٹی کہاں سے کھلاتے ہیں۔ کیا اس کے لئے یہ جائز قرار دیتے ہیں کہ وہ ڈر کے مارے اور لوگوں کا مال اُٹھالے۔ تکلیفیں بے شک ہوتی ہیں لیکن ہمیشہ چھوٹی سکیمیں بڑی سکیم کے ماتحت قربان کی جاتی ہیں۔ بڑی سکیم یہی ہے کہ نسل انسانی کو بڑھنے دو۔ جیسا اس کے مصائب انتہا کو پہنچیں گے وہ خود اپنا علاج نکال لے گی اور قانون قدرت کی طرف لوٹے گی۔ آپ کی انہی دلیلوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کو تباہ کیا ہے۔ اگر مسلمان تبلیغ اسلام کرتا اور اگر مسلمان بچے پیدا کرتا تو اس میں کوئی شبہ نہیں وہ بھوکے مرتے لیکن بھوکے مرنے کی کوئی حد ہوتی ہے ایک دن جا کر بند ٹوٹ جاتا ہے اور وہی بھوکا مرنے والی قوم بادشاہ بن جاتی ہے۔ مسلمانوں کے ہاں تو کثرت ازدواج بھی ہے۔ وہاں تو اور بھی زیادہ بھوکے مرنے والے بچے پیدا ہونے چاہئیں۔ اگر یہ فاقہ کرنے والا کروڑ ہندوستان میں ہو چکا ہوتا تو کیا وہ حال ہوتا جو آج ہوا۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد مسلمان بجائے ایک ٹکڑہ پر راضی ہونے کے آج سارے ہندوستان پر حکومت کرتا۔

(الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۵۲ء، جلد ۴۰ نمبر ۶ صفحہ ۴)

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

DIARY DOSE

جب اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو اپنا ٹی وی چینل عطا فرمایا، یہ ہمارے ہوش کی بات ہے۔ اسی لئے خود اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ وہ دن بھی کیا ہی خوشی کا دن تھا۔ اس روز ساری دنیا نے بڑی شان سے یہ وعدہ پورا ہوتا ہوا دیکھا۔ یہ 1992 کی بات ہے۔ اس دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت اور اس کے مستقبل سے متعلق امکانات پر باتیں ہر احمدی گھرانے بالخصوص ربوہ کے گھرانوں اور مجالس میں ہوا کرتی تھیں۔ کچھ کہتے تھے کہ ربوہ دوبارہ خلافت کا مسکن بنے گا۔ کچھ کہتے کہ مذاہب کی تاریخ سے ایسا ثابت نہیں۔ مگر اس ہجرت کے کیسے کیسے شیریں ثمرات جماعت کو ملنے والے تھے، ان کا اندازہ بہت سی اور باتوں سے بھی ہوتا ہے مگر ایم ٹی اے کے قیام نے تو ایسا شیریں ثمر عطا کیا کہ کیا ہی کہنے۔ ان دنوں ربوہ کے ایک شاعر مبشر احمد محمود صاحب نے ایک شعر لکھا اور کیا ہی خوب لکھا

ہوا کے دوش پہ لاکھوں گھروں میں در آیا
جو شخص چھوڑ کے نکلا تھا گھر خدا کے لئے

خلافت صرف ربوہ ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک کے ہر شہر کے ہر گھر میں جا پہنچی۔ اور پھر روزِ اوّل ہی سے پوری دنیا میں پھیلی جماعت احمدیہ اور اس جماعت کے نکتۂ مرکزی یعنی خلیفۃ المسیح کے درمیان ایم ٹی اے نے ایک مضبوط رابطہ کی صورت اختیار کر لی۔ امریکہ سے لے کر، یورپ سے ہو کر، ایشیا سے گزر کر شرقِ بعید تک تمام ممالک کے احمدی موتیوں کی طرح خلافت کی اس ڈور میں پرو دیئے گئے۔ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے جو یہ نوزائدہ انعام اتارا تھا، اس کی ابتدائی نگہداشت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی گود میں ہوئی۔

خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور کا آغاز ہوا تو ایم ٹی اے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور محبت جوانی میں قدم رکھتے ایم ٹی اے کو نصیب ہوئی تو یہ حال ہوا کہ

رنگ تھے اُس کے دیکھنے والے
جب بہاروں پہ وہ چمن آیا

ایم ٹی اے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی ملاقات جس روز ہوئی، اس روز ایم ٹی اے کو دیکھنے والوں کی تعداد کا ریکارڈ قائم ہو گیا۔ آسمان احمدیت پر نصف شب میں طلوعِ شمس کا یہ نظارہ کروڑوں آنکھوں نے مشاہدہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کا تاریخ ساز اعلان سننے اور اپنے امام کا پہلا دیدار حاصل کرنے کا شرف ساری دنیا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے حاصل کیا۔

ایم ٹی اے کی اہمیت کا احساس ہر احمدی کے دل میں ایک نئے سرے سے مستحکم ہوا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی عالمگیریت کے سلسلہ کی اس بابرکت کڑی کو پہلے ہی روز سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل رہی۔ ایم ٹی اے کے مختلف شعبہ جات سے متعلق ہدایات سے محاورہ میں نہیں حقیقت میں دفتروں کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ خاکسار کے سپرد ایم ٹی اے کے پروگراموں کی ذمہ داری ہے، سو میں جو عرض کروں گا وہ اپنے شعبہ کے حوالہ سے عرض کروں گا۔ جہاں شعبہ پروگرامنگ کی راہیں دوسرے شعبہ جات کی راہوں سے ملتی ہیں، وہاں ان شعبہ جات کا ذکر بھی ساتھ ساتھ چلتا رہے گا۔

9؍ دسمبر 2004ء کو خاکسار کو یہ مژدہ موصول ہوا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی وقفِ زندگی کی درخواست منظور فرمالی ہے۔ میری پوسٹنگ ایم ٹی اے کے آفس انچارج کے طور پر ہوئی۔ اس شعبہ میں زیادہ تر کام انتظامی نوعیت کی خط وکتابت وغیرہ سے متعلق تھا۔ حضور کی ایم ٹی اے کے لئے توجہ اور شفقت کے نظارے اوّل اوّل اسی دفتر میں دیکھنے کا موقع ملا۔ ہمارا دفتر محمود کے اس مقام پر واقع ہے جہاں سے حضور انور نماز کے بعد رہائش گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ حضور انور کسی نماز کے بعد دفتر میں تشریف لے آتے۔ جو موجود ہوتا، اس سے اس کے کام کے متعلق دریافت فرما لیتے۔ ہمارے حوصلے بلند ہو جاتے اور کام میں ایک نئی امنگ پیدا

ہو جاتی۔ کبھی نمازوں کے اوقات کے علاوہ بھی حضور ایم ٹی اے میں تشریف لے آتے۔ اس دور میں ایم ٹی اے کے تمام شعبہ جات محمود ہال ہی کے مختلف کونوں میں سمائے ہوئے تھے۔ یوں تمام شعبہ جات میں حضور کے بابرکت قدم پڑ جاتے اور حضور کی تشریف آوری سے سب شعبوں کے کارکنان فیض حاصل کر لیتے۔

بدھ کے روز میری ہفتہ وار چھٹی کا دن ہوتا تھا۔ فروری 2005ء کی ایسی ہی بدھ کی صبح بچوں کو سکول اتار کر خاکسار اہلیہ کے ساتھ بازار میں سودا سلف وغیرہ خرید رہا تھا کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے محترم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ کا فون آیا۔ انہوں نے بتایا کہ حضور نے یاد فرمایا ہے۔

" مگر ظہور صاحب میں تو اس وقت بازار میں ہوں۔ لیکن ابھی چل پڑتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں!"

" کتنی دیر میں آسکتے ہیں؟"

" کوئی پندرہ بیس منٹ میں"

یہ کہتے کہتے میں گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ خواتین کی شاپنگ ادھوری رہ جائے تو ان کے جذبات کا اندازہ تو سب مرد حضرات کو ہے۔ مگر یہ تجربہ جہاں میرے لئے نیا تھا، وہاں میری اہلیہ کے لئے بھی نیا تھا۔ وہ بھی خاموشی اور صبر و رضا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی رہیں اور میں بھی نہایت خاموشی سے گاڑی کو ٹوٹنگ کے بے لگام ٹریفک میں سے نکالنے کی کوشش کرتا رہا۔ عموماً تو اس جگہ سے مسجد فضل تک پندرہ بیس منٹ کا وقت ہی لگا کرتا ہے۔ مگر اس روز تو ایسا لگتا تھا کہ باقی سب ٹریفک نے میرے خلاف کوئی اتحاد کر لیا ہے۔ کچرا اٹھانے والے ٹرک بھی اسی روز بیچ سڑک تسلی سے کھڑے کچرے کے ڈھیروں کو نگل رہے تھے۔ کچرا اٹھانے والے بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر تمباکو نوشی کا لطف یوں لے رہے تھے کہ جیسے آج کے بعد سگریٹ کبھی نصیب نہ ہوگا۔ ہر جگہ گاڑی سیکھنے والے بھی یوں خراماں خراماں چلے جا رہے تھے کہ آج کثرتِ احتیاط کا نیا ریکارڈ قائم کرنا ہے۔ سارے لندن نے اسی روز ڈرائیونگ ٹیسٹ پاس کرنا تھا۔ کہیں مزدور راستہ بند کئے سڑک کھود کر بیٹھ گئے تھے۔

غرض سفر کیا تھا، ایک روک دوڑ تھی۔ اس روک دوڑ سے گزر کر مسجد فضل پہنچنے میں اس روز نصف گھنٹہ سے بھی کچھ زیادہ وقت لگ گیا۔ حاضر ہوا تو ظہور صاحب نے کہا کہ اب تو حضور بلائیں گے تو ہی پوچھوں گا۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضور نے یاد فرما لیا۔ ابھی ایک قدم دفتر کے اندر اور ایک باہر ہی تھا کہ ارشاد ہوا

" حضرت مصلح موعودؓ کی جب اچھی کوالٹی کی تصویریں اور وڈیوز ہیں تو اتنی کم کوالٹی کی تصویریں کیوں دکھاتے ہو؟"

عرض کرنے کی مجال نہیں تھی کہ حضور میں تو دفتر میں بیٹھتا ہوں، یہ کام کسی اور شعبہ کا ہے۔ مگر شکر ہے کہ کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ ساتھ ہی اگلا ارشاد ہو گیا " یہ ساری کم کوالٹی کی تصویریں روکنی ہیں اور ان سے کہو کہ ساری تصویریں اور وڈیوز جو حضرت مصلح موعودؓ کی پڑی ہوئی ہیں مجھے دکھائیں، میں خود بتاؤں گا کہ کون سی دکھائی جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی شخصیت تو بڑی شان و شوکت والی شخصیت تھی۔ تصویروں میں بھی وہ شان و شوکت نظر آنی چاہیے۔"

" جی حضور"

" اور یہ فروری کا مہینہ ہے۔ چوہدری محمد علی صاحب کے انٹرویو جن میں حضرت مصلح موعودؓ کا ذکر ہے وہ انٹرویوز زیادہ چلانے ہیں آجکل۔ بتا دینا"

" جی حضور"

میں مکمل بوکھلاہٹ میں تھا۔ جزاک اللہ کہہ کر باہر نکلنے والا ہی تھا کہ ارشاد ہوا

" کیسے بتاؤ گے؟"

عرض کی کہ حضور، مجھے معلوم نہیں۔ مجھے واقعی معلوم نہیں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کسی کو پہنچانے کا طریق کار کیا ہے۔

" اب باہر جا کر میرے نام خط لکھو کہ میں نے بلا کر تمہیں یہ بتایا ہے۔ پھر میں اس کی توثیق کر دوں گا۔ پھر وہ توثیق والا خط چئیرمین صاحب کو دے دینا"

حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ جماعتی خط و کتابت اور پھر اسے آگے

پہنچانے کا یہ پہلا سبق تھا۔ پروگراموں کی ذمہ داری تو بہت بعد میں ملنی شروع ہوئی، مگر پروگراموں میں دکھائے جانے والے مواد کی حساسیت کا درس پہلی دفعہ اس ملاقات میں حاصل ہوا۔ آج سوچتا ہوں تو اس سبق کی گہرائی اور بھی کھلتی جاتی ہے۔ ٹی وی کا تعلق صرف سماعت سے نہیں بلکہ بصارت سے بھی ہے۔ سو جو بات کہی جارہی ہے، اس کے ساتھ visuals اگر مناسبِ حال نہ ہوں تو بات کا اثر کم ہوجاتا ہے۔ پھر یہ کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ یا خلفاء کی تصاویر کی بات ہو، تو اس میں باریکی سے احتیاط کی جائے کہ کہیں ہمارے ناقص انتخاب سے ان بزرگ ہستیوں کی شان میں گستاخی نہ ہو۔ پھر یہ کہ نئی نسل نے جن بزرگوں کو نہیں دیکھا، ان کے ذہن میں تو وہی تاثر بنے گا جو ہم ایم ٹی اے پر دکھائیں گے۔

بہت بعد میں ایک اور موقع پر بھی حضور نے اظہار فرمایا کہ ”میں نے جب حضرت مصلح موعودؓ کو آخری مرتبہ دیکھا، اس وقت میری عمر کوئی پندرہ سولہ سال کی تھی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کی صحت بھی اچھی نہیں تھی۔ مگر اس وقت بھی جو بات ذہن پر نقش ہوگئی وہ آپ کی شخصیت کی شان و شوکت ہے۔ تصویروں اور وڈیوز کا انتخاب احتیاط سے ہونا چاہیے۔“

ایک مرتبہ حضور کی طرف سے ایم ٹی اے (اور نشر و اشاعت کے دیگر اداروں) کے لئے ہدایت آئی کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کی تصاویر اور وڈیوز میں کسی بھی طرح کا ردو بدل نہ کیا جائے۔ انگریزی الفاظ تھے

... should not be graphically tampered with

حضور کا انداز بات کو سمجھانے کا ہمیشہ یہی دیکھا۔ الفاظ کم مگر معانی کا ایک جہان۔ حضور کا ہر ارشاد ایسا ہے جیسے انسان آئینہ خانہ میں داخل ہوجائے اور ہر طرف رنگا رنگ نقش و نگار بنتے چلے جائیں۔ یہاں بھی الفاظ اگرچہ کم تھے مگر ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق موجود تھا کہ ایم ٹی اے کے پاس جو بھی تصاویر اور وڈیوز موجود ہیں وہ جماعت کی امانت ہیں۔ انہیں جماعت تک پہنچانا ایم ٹی اے کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔ انہیں پروگراموں میں دکھا کر صرف موجودہ نسلوں تک ہی نہیں پہنچانا بلکہ ان کو محفوظ کرنے کا بھی ایسا انتظام کرنا ہے کہ آئندہ نسلیں اس خزانہ کو بحفاظت حاصل کریں اور ان کی نشر و اشاعت کا کام جاری رہے۔ اگر آج ہم ان مقدس ہستیوں کی تصاویر کو گرافکس وغیرہ کے ذریعہ چھیڑنے کی کوشش کریں گے تو پھر حد کھینچنا مشکل ہوجائے گا۔ پھر بات رنگ بھرنے اور نقش و نگار بنانے اور پھر خاکوں تک جا پہنچنے کا احتمال ہے۔ پھر یہ بھی کہ اللہ کی ان چنیدہ ہستیوں کے حُسن کو کسی اور زیب و زینت کا احتیاج نہیں۔ لوگ انہی چہروں پر اللہ کا نور دیکھتے رہے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ انہیں دنیوی زیب و زینت کی ضرورت نہیں کہ ان چہروں کے نور کے آگے دنیا کی زیب و آرائش کے سب سامان ہیچ ہیں۔ جنہیں خدا نے نور اور حسنِ صداقت سے مالامال کیا ہو، ان میں انسان کو دخل دینے کی کیا ضرورت؟

2005ء میں ابھی میں دفتر ہی میں تعینات تھا کہ ایک روز ارشاد موصول ہوا کہ حضور انور نے ایم ٹی اے نیوز کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد فرمائی ہے۔ تب نیوز کا سٹوڈیو بیت الفتوح میں منتقل ہوا ہی تھا۔ ریکارڈنگ رات کو ہوا کرتی۔ خاکسار دن کو دفتر کا کام کیا کرتا اور شام کو نیوز کی ریکارڈنگ کے سلسلہ میں بیت الفتوح حاضر ہوا کرتا۔ تب تک دنیا بھر کی جماعتی خبریں روزانہ کے عام بلیٹن ہی میں شامل کی جاتی تھیں۔ ایک روز حضور انور کی خدمت میں تجویز پیش کی گئی کہ جماعتی خبروں کا الگ بلیٹن ریکارڈ ہوا کرے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت منظوری عطا فرمائی مگر ہمارے لئے اب مسئلہ یہ بن گیا کہ کبھی تو جماعتی خبریں اتنی ہوتیں کہ ایک معقول دورانیہ کا بلیٹن بن جاتا، کبھی ایک بھی خبر نہ ہوتی۔ یہ مشکل حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایڈیشنل وکالتِ تبشیر کے ذریعہ دنیا بھر کی جماعتوں کو یہ سرکلر کروایا جائے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ ایم ٹی اے کو بھجوایا کریں تاکہ انہیں جماعتی خبروں میں شامل کرلیا جایا کرے۔

اس ایک ہدایت سے ہماری مشکل تو دور ہو ہی گئی مگر ساتھ یہ رہنمائی بھی مل گئی کہ جماعت احمدیہ کا نظام جس طرز پر خلفاء نے تعمیر کیا ہے، وہ بے سبب نہیں۔ اس نظام کے تحت کام کیا جائے تو منزلِ مقصود حاصل ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ ایڈیشنل وکالتِ تبشیر کا کام ہی یہ ہے کہ بیرونی جماعتوں سے رابطہ رکھیں اور بیرونی جماعتیں بھی ان سے مستقل رابطہ میں رہتی ہیں۔ جب اس شعبہ کا کام ہی بیرونی مشنز سے رابطہ ہے تو کیوں اس

سے استفادہ نہ کیا جائے۔ اور بہت سے معاملات میں بھی حضور کی ایسی ہدایات ایم ٹی اے کو حاصل رہیں جن سے نظامِ جماعت کو سمجھنے اور اس کے دائرہ میں رہ کر کام کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

جماعتی خبروں ہی کے سلسلہ میں حضور انور نے پر سیکیوشن نیوز شروع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ پروگرام کس طرح ارتقا سے گزر کر ''راہِ ہُدیٰ'' کی شکل تک پہنچا، اس کی تفصیل ایک گزشتہ مضمون میں آچکی ہے۔ مگر اس پروگرام کے حوالہ سے حضور انور کی ہدایات بھی ایک امانت ہیں جو قارئین تک پہنچ جائیں تو ان کے لئے بھی اسی طرح ایمان افروز ہوں گی جس طرح ان ہدایات کے براہِ راست مخاطب نے ان سے فیض پایا۔

جب پروگرام ''راہِ ہُدیٰ'' کا آغاز ہوا تو یہ ایم ٹی اے کے لئے ایک بالکل نیا تجربہ تھا۔ چونکہ لائیو کالز کی سہولت تھی سو ناظرین کی طرف سے فون کالز کثرت سے آیا کرتیں۔ احمدی اور غیر از جماعت سبھی کی کالز ہوتیں جو پروگرام میں سنی جاتیں۔ لائیو کالز کی سہولت دیتے وقت یہ اندیشہ دامنگیر تھا کہ کہیں معاندین بدتہذیبی کا مظاہرہ نہ کریں۔ حضور انور سے رہنمائی کی درخواست کی گئی تو فرمایا ''کال سیدھی سٹوڈیو میں تو نہیں جائے گی۔ پہلے تمہاری ٹیم اسے ریسیو کرے گی، ان سے کچھ بات کرے گی، پھر کال سٹوڈیو میں جائے گی۔ ایسا ہی ہے نا؟''

عرض کی کہ جی حضور ایسا ہی ہے۔ فرمایا ''تو بس۔۔۔ جیسی بات چیت ان کے ساتھ تمہاری ٹیم فون اٹھاتے ساتھ کرے گی، اس سے ہی کالر کی بات چیت کے انداز کا فیصلہ ہوگا۔ پھر جب کال سٹوڈیو میں آئے تو جس انداز میں تم لوگ بات کرو گے، اس کا اثر ضرور کالر پر بھی ہو گا''۔

لکھنے کو تو یہ ہدایت میں نے یہاں تین سطور میں درج کر دی ہے، مگر میرا ایمان ہے کہ اس ہدایت کے اندر (ہر فرمان کی طرح) دعا بھی تھی۔

ان دنوں پاکستانی ٹی وی چینلز پر ٹاک شوز کا دور دورہ تھا۔ کیا میزبان، کیا مہمان، کیا لائیو کال کرنے والے، سب بدتہذیبی کا مظاہرہ ایسے کرتے گویا بدتمیزی کا کوئی مقابلہ ہے اور سب سے زیادہ بدتہذیب اور غیر شائستہ گفتگو کرنے والے کو کوئی انعام ملے گا۔ مگر ہمارے امام نے ہماری جو رہنمائی فرمائی، اس کا عملی رنگ خود آپ کے خطبات اور خطابات میں نظر آتا ہے۔ آج جب کہ پروگرام راہِ ہُدیٰ کو شروع ہوئے 8 سال کا عرصہ ہو گیا، مجھے یہ یہ اقرار ان سطور میں کرنے دیجئے کہ کوئی ایک بھی لائیو کال ایسی نہیں جس میں دشنام طرازی کی گئی ہو۔ بڑے بڑے گرما گرم فون بھی آتے رہے، تیز لہجے بھی سننے کو ملے مگر کوئی ایک کال ایسی نہیں جو تہذیب سے گری ہوئی گفتگو پر مبنی ہو۔ یہ حضور انور کی اسی ہدایت کا کرشمہ تھا اور ہے۔

ایک مرتبہ ہمارے پینل میں بیٹھے ہوئے کسی دوست کے لہجے میں درشتی کا رنگ غالب آ گیا۔ اگلے روز ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور نے اتفاق سے وہی حصہ ملاحظہ فرما رکھا تھا۔ فرمایا کہ ''سب شرکا کو اچھی طرح بتا دو کہ زبان اور لہجہ نرم ہونا چاہیے۔ جب میں درشت زبان استعمال نہیں کرتا تو اور کوئی کیوں کرے؟''

بالکل آغاز کی بات ہے کہ پروگرام میں دیا گیا ایک جواب حضور کو غیر ضروری طور پر طویل لگا۔ اگلی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ:

''سب کو بتا دو کہ پروگرام کا مقصد پیاس لگانا ہے۔ پیاس بجھانا نہیں۔ ایک مرتبہ پیاس لگ گئی تو پھر بجھانے کا انتظام اللہ خود ہی کر دے گا''۔

ایک موقع پر خاکسار نے عرض کی کہ حضور، جس طرح الحوار المباشر میں کثرت سے لوگ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں، راہِ ہُدیٰ میں وہ صورت نہیں۔ ہر پروگرام میں ایک یا دو لوگ ہی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ فرمایا ''مجھے بیعتوں کی کوئی جلدی نہیں۔ تم لوگوں کا کام اتمامِ حجت کرنا ہے، وہ کر دو۔ دلوں کو پھیرنا خدا کے ہاتھ میں ہے''۔ سبحان اللہ! خدا کی ذات پر ایسا یقین کامل ایسے آدمی ہی کو ہو سکتا ہے جس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق ہو۔

حضور کو طویل جواب ہمیشہ ناپسند رہے۔ اور اس کے پیچھے کارفرما حکمت پر سے حضور نے خود پردہ بھی اٹھایا کہ بات مختصر ہو تو پیاس بھی بڑھتی ہے اور مزید جاننے کی خواہش بھی باقی رہتی ہے۔ مگر ایک دفعہ یوں ہوا کہ محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب پاکستان سے ٹیلی فون کے ذریعہ پروگرام میں شامل تھے۔ محترم کاہلوں صاحب جواب اپنی مرضی کے طویل دیتے ہیں مگر اس بارہ میں انہیں کبھی توجہ دلانے کی مجال نہ ہوئی۔ وہ اس لئے

کہ ایک مرتبہ پروگرام راہِ ہُدیٰ کے آغاز کے زمانہ میں حضور نے فرمایا کہ ”کل میں نے پروگرام کا کچھ حصہ دیکھا تھا۔ کاہلوں صاحب کا جواب بہت لمبا تھا، لیکن ٹھیک ہے، انہیں تو حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں حفظ ہیں۔ انہی میں سے باتیں بیان کر رہے تھے“ یعنی یہ توجہ بھی دلا دی کہ اپنے ذوقی نکات بیان کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کے ارشادات پر مبنی گفتگو ہو۔ یہ بات حضور نے ویسے بھی کئی مواقع پر بیان فرمائی کہ اگر قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء واپنا دائرہ سمجھ لیا جائے تو اس سے بہتر کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔

اس سے ایک اور بات یاد آ گئی محرم کا مہینہ تھا اور یوم عاشورہ میں ایک آدھ دن کا وقت رہتا تھا۔ ہمارا پروگرام ہوا اور کسی ایک بھی غیر احمدی نے کال نہ کی۔ سب کالر احمدی ہی تھے، وہ بھی بہت کم۔ میں اگلے روز ملاقات کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ طبیعت پر وگرام کی ویرانی کے باعث اداس تھی۔ مجھے یہ اندیشہ کھائے جا رہا تھا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ بس کچھ ماہ لوگوں نے نیا پروگرام پسند کیا اور اب دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے۔ حاضر ہوا تو اپنی افسردگی کا اظہار کیا۔ خیال نہ رہا کہ افسردگی کا اظہار اس ہستی کے سامنے کر رہا ہوں کہ افسردگی اور مایوسی جس کے پاس سے بھی نہیں گزرتی۔

فرمایا ”کوئی بات نہیں۔ ابھی محرم کا مہینہ ہے۔ پاکستان میں تو اس مہینہ میں لوگ مصروف ہوتے ہیں۔ اب یہ دن گزر جائیں گے تو ٹھیک ہو جائے گا“۔

اگلا پروگرام ہوا تو اس روز جتنے غیر احمدیوں کے فون آئے، پہلے کبھی بھی نہ آئے تھے۔ اس روز تمام کالز غیر از جماعت احباب ہی کی سنی گئیں۔ احمدی کالر ناراحت بھی ہوئے کہ ہماری کالز بالکل نہیں لی گئیں۔ مگر ہم کیا کرتے کہ پہلا حق تو انہی کالرز کا تھا جو جماعت احمدیہ کے عقائد سے تعارف حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس پروگرام کے بعد جب حاضرِ خدمت ہوا تو میں نے بہت جوش اور جذبہ سے بتایا کہ حضور، اس پروگرام میں تو اتنے غیر از جماعت کالر آئے کہ سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ بلکہ بہت سے تو رہ بھی گئے جن کی کالز وقت کی کمی کے باعث لی ہی نہ جا سکیں۔ حضور نے اس بات کو اس طرح سنا جس طرح حضور کو معلوم ہی تھا کہ ایسا ہو گا۔ میں نے یہ بھی عرض کر دی کہ احمدی کالرز تو نالاں رہے کہ ان کی کالز نہیں لی جا سکیں۔ اس روز ایک اور ہدایت ارشاد ہوئی جس سے ایک نیا زاویہ روشن ہوا۔ فرمایا:

”احمدی کالرز کی بھی کالز لے لیا کرو۔ وہ سنیں گے، سمجھیں گے تو تبلیغ کرتے ہوئے انہی باتوں کو سمجھائیں گے۔ دوسروں کا پہلا حق ہے، مگر جہاں ہو سکے وہاں احمدی کالر کی کال بھی ضرور لو“۔

یعنی ایک پروگرام ہے، اس سے ایک ہی مقصد کیوں حاصل ہو۔ جہاں ایک ہی چیز ایک سے زیادہ مقاصد حاصل ہوتے ہوں، وہاں زیادہ مقاصد حاصل کئے جائیں۔ جہاں تبلیغ ہو وہاں تبلیغ کے لئے تیاری کا کام بھی ہوتا رہے۔ پھر یہ بھی کہ گھر والوں کا بھی تو حق ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ پاکستان کے احمدی کالرز کا ذکر تھا عرض یہ کی کہ بعض کالر ایسے بھی ہیں کہ کال کر کے صرف اظہار خیال کرتے ہیں، سوال نہیں پوچھنا ہوتا۔ فرمایا

”ٹھیک ہے۔ پھر کیا ہوا۔ پاکستان میں تو ان کی زبان پر ویسے ہی پابندی ہے۔ کسی کی بات اچھی ہو اور اس کا شوق پورا ہوتا ہو تو کرنے دو“۔

دیکھئے تو! حضور مکانی اعتبار سے پاکستان سے دور سہی مگر دل اپنے ان مظلوم بچوں سے کسقدر قریب ہے۔ ان کے درد کا احساس سب سے زیادہ، ان سے بھی زیادہ حضور انور کے دل میں ہے۔ ایسی محبت دنیا کے کس رہنما کو اپنے لوگوں سے ہو گی۔ سبھی کا درد حضور کے دل میں تو ہے۔ غالب نے تو اپنے لئے مصرع کہا تھا، مگر ہم تو حضور کے لئے اللہ کے حضور فریاد کرتے ہیں کہ

”اِن کی“ قسمت میں غم گر اتنا تھا
دل بھی یا رب کئی دیئے ہوتے

(وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے قسط 7 حصہ پنجم)
(بشکریہ alislam.org)

***

ملکی رپورٹس

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ تلنگانہ کا شاندار انعقاد بمقام مسجد الحمد، سعید آباد، حیدر آباد

مؤرخہ: ۱۷ اور ۱۸ اگست ۲۰۲۴ کو صوبہ تلنگانہ کا سالانہ صوبائی اجتماع منعقد ہوا۔ امسال کے سالانہ اجتماع کی Theme شہداء احمدیت تھی۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس اجتماع میں ۱۲۷ خدام واطفال نے شرکت کی، جن میں تلنگانہ کے مختلف علاقوں سے خدام اور اطفال شامل تھے۔

اجتماع کی افتتاحی تقریب محترم شمیم احمد غوری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ موصوف نے اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح پیدا کیا جاسکتا ہے اس حوالہ سے سیدنا حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں توجہ دلائی اور تعلق باللہ کے حوالہ سے خلافت سے وابستگی اور اس کے لئے ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔

اجتماع میں خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مقابلہ حسن قرات، نظم خوانی، مقابلہ کوئز، مقابلہ تقاریر، مقابلہ مضمون نویسی، پیغام رسانی وغیرہ جیسے دلچسپ مقابلہ جات شامل تھے جن میں خدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔

علمی مقابلہ جات کے علاوہ مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات کا بھی انعقاد کی گیا جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر مقابلے کروائے گئے:

• Throwball، Kabaddi، Tug of War، 100 Meter Dash، Frog Jump

ورکشاپس:

اجتماع کے دوران مختلف اہم موضوعات پر ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا، جن میں تجربہ کار ممبران نے رہنمائی فراہم کی۔

اجتماع کو کامیاب بنانے میں جملہ خدام واطفال نے ہر لحاظ سے بہتر نمونوں کا مظاہرہ کیا۔ میزبان اور مہمان خدام واطفال نے بہترین اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ اس اجتماع کے جملہ انتظامات میں مکرم عطاء البصیر صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی قدم قدم پر شامل رہے اور حسب ضرورت رہنمائی کرتے رہے۔

اختتامی تقریب:

اجتماع کا اختتام محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے خصوصی خطاب کے ساتھ ہوا جس میں موصوف نے خدام واطفال کو اجتماع کی کارروائیوں کی اہمیت اور ان سے استفادہ کرنے اور عملی زندگی میں ان Activities کو اپنانے کی ترغیب دلائی۔ موصوف نے اجتماع کے کامیاب انعقاد پر جملہ منتظمین اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

بہر حال مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ تلنگانہ کا یہ پہلا ریاستی اجتماع پوری شان کے ساتھ ختتام پذیر ہوا۔ اجتماع نے شرکاء میں اخوت، علمی ترقی، اور جسمانی فٹنس کے جذبے کو مزید اجاگر کیا۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے فیوض و برکات سے جملہ خدام و اطفال کو نوازے اور بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ صوبہ ہریانہ ۲۰۲۴ بمقام جیند

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ پہلی مرتبہ صوبہ ہریانہ میں صوبائی سطح پر سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ مورخہ ۱۷-۱۸ اگست ۲۰۲۴ کو منعقد ہوا۔

اجتماع کا آغاز ۱۷ اگست کو پرچم کشائی کے ساتھ ہوا، اس کے بعد افتتاحی

پروگرام محترم لیاقت خان صاحب امیر ضلع کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں تلاوت، تقاریر، حسب روایت عہد خدام واطفال دہرایا گیا اور مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں پر زور دیا گیا۔

بعد ازاں اطفال کے لیے مختلف کھیلوں کا انعقاد کیا گیا، جن میں دوڑ، کبڈی، اور میوزیکل چیئر وغیرہ کھیلیں شامل تھیں اور خدام کے لیے کبڈی، رسہ کشی، اور پش اپس جیسے کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ پہلے دن شام کے وقت خصوصی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں ”خلافت احمدیہ کی محبت“ کے عنوان پر ایک ڈاکیومنٹری دکھائی گئی اور ایک مذاکرہ کی صورت میں دلچسپ انداز میں روشنی ڈالی گئی اور تبادلہ خیال کیا گیا۔ جس میں کچھ مبلغین نے بالخصوص شرکت فرمائی۔

اجتماع کے دوسرے دن صبح کے وقت اطفال کے لیے علمی مقابلے منعقد ہوئے، جن میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور تقاریر اور دیگر علمی مقابلہ جات شامل تھے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطفال نے اپنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ جملہ مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس اجتماع میں دو مرکزی نمائندگان مکرم نوید احمد فضل صاحب مہتمم عمومی اور مکرم نصر غوری صاحب معاون صدر نے شرکت کی۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم نوید احمد فضل صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔ دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔ اس اجتماع میں مجموعی طور پر ۳۰۰ سے زائد افراد شریک ہوئے۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور تمام خدام و اطفال کو اس اجتماع کے حقیقی مقاصد کو سمجھنے اور اس کی جملہ برکات سے نوازے۔ آمین

مجلس عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا کے زیر اہتمام جلسہ حفظانِ صحت کا کامیاب انعقاد

مورخہ ۲۴ اگست ۲۰۲۴ کو شعبہ خدمت خلق کے زیر اہتمام مجلس عثمان آباد، ضلع چندرپور، صوبہ مہاراشٹرا میں حفظانِ صحت کے موضوع پر ایک خصوصی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم طارق احمد صاحب امیر ضلع نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم راغب علیم صاحب نے کی، اور ساتھ ہی ترجمہ بھی پیش کیا۔ نظامت کے فرائض عزیزم توصیف احمد نے بخوبی انجام دیے۔ مکرم راغب علیم صاحب، قائد مجلس عثمان آباد نے عہد دہرایا۔

اس موقع پر عزیزم سحیل احمد نے خوش الحانی کے ساتھ نظم ”ہم نشین تجھ کو ہے اک پرامن و منزل کی تلاش“ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم ندیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات پر مبنی ایک جامع تقریر پیش کی، جس میں حفظانِ صحت اور صفائی کے سائنسی نقطہ نظر سے متعلق قیمتی اقتباسات بھی شامل تھے۔

اس جلسہ میں ۵ خدام، ۷ اطفال، ۵ انصار، ۴ لجنہ، ناصرات اور بچگان نے شرکت کی، جن کی موجودگی نے اس جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ جلسہ کا اختتام مکرم طارق احمد صاحب امیر ضلع کے صدارتی خطاب اور دعا سے ہوا۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ۲۰۲۴ ضلع جمشید پور جھارکھنڈ بمقام جمشید پور

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جمشید پور کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵ اگست کو مسجد ہدیٰ جمشید پور میں احسن طریق پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں ۱۰ خدام، ۱۶ اطفال اور ۱۴ انصار نے شرکت کی۔ اجتماع کے دوران مختلف علمی اور ورزشی مقابلے منعقد کئے گئے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

خصوصی پروگرام: اجتماع میں ایک اہم نشست (سیمینار) کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جو کہ بعنوان ”خلافت احمدیہ سے تعلق“ پر مشتمل تھا۔

آخر پر محترم صدر صاحب جمشید پور نے صدارتی خطاب فرمایا اور اختتامی تقریب میں خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کیے گئے اور دعا کے ساتھ اجتماع

کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ۔
مؤرخہ ۲۱ جولائی ۲۰۲۴ کو جماعت احمدیہ صالح نگر، ضلع آگرہ میں

ضلع آگرہ، صوبہ یوپی میں مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ یک روزہ اجتماع کا شاندار انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ یک روزہ اجتماع کا شایانِ شان انعقاد کیا گیا، جس میں تقریباً ۵۸ خدام اور اطفال نے شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز صبح ۹ بجے ہوا جب تمام مجالس کے خدام اور اطفال جماعت احمدیہ صالح نگر پہنچے۔ ناشتہ کے بعد دعا کے ساتھ ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا، جس میں شرکاء نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔
ورزشی مقابلہ جات کے اختتام کے بعد مکرم محمد عمر صاحب، امیر ضلع آگرہ، کی زیر صدارت افتتاحی پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد کیے گئے، جہاں خدام اور اطفال نے اپنی علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز ہوا، جس کی صدارت بھی مکرم امیر صاحب ضلع آگرہ نے کی۔ اس تقریب میں تلاوت، نظم، اور تقریر کے بعد، علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

آخر میں، مکرم امیر صاحب کے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ ایک روزہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اعلانِ ولادت

مکرم عامر فضل صاحب اعلان کرواتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 03/ ستمبر 2024ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت احد یاسر عطا فرمایا ہے۔
نومولود مولوی عبد الحق فضل درویش مرحوم کے پڑپوتے ہیں۔ جبکہ نومولود کے والد عزیزم عامر فضل محترم مولانا عبد الحق فضل صاحب درویش مرحوم کے پوتے ہیں۔
دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے اور دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

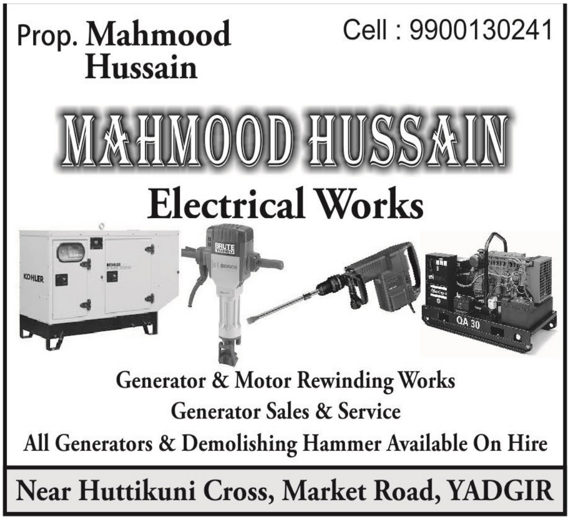

Pedalling for Peace
A 3600 km Journey from Kerala to Qadian, Punjab

On 7th August 2024, a group of 7 dedicated Khuddam (Youth) embarked on an extraordinary 3600 km Peace Ride from Kerala to Qadian, Punjab. This spiritual and peaceful journey is not just a test of endurance but a profound symbol of unity, faith, and perseverance. The participants are cycling through diverse terrains, carrying with them a powerful message of peace, brotherhood, and solidarity as they journey towards the historic town of Qadian Punjab.

Objective of the Journey

The primary aim of the ride is to promote the values of peace, unity, and awareness to stop World War 3.

In addition to spreading the message of peace, the Khuddam are also riding to join the Annual Ijtema of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat 2024 in Qadian, an important spiritual gathering that brings together Khuddam from across the nation for learning, fellowship, and unity.

Request for Prayers and Support

As these dedicated Khuddam continue their arduous journey, we kindly request everyone to remember them in their prayers for their safety and well-being. This is not only a physically demanding expedition but also one that relies heavily on divine blessings for its success. Their safety on the roads, through changing weather and terrain, is crucial.

We request prayers for:

- Safe travels and the well-being of all participants.
- Favorable weather and smooth passage through different regions.
- Spiritual growth and the success of their mission to spread peace and raise awareness.
- A successful and spiritually enriching experience at the Annual Ijtema.

May this journey serve as an inspiration to all, and may it remind us of the importance of unity and the pursuit of peace.

We commend the Khuddam participating in this historic journey and wish them strength, resilience, and peace. May their efforts bring blessings to everyone they meet, and may they safely and successfully reach their destination of Qadian for the Ijtema.

Ameen.

آج ہم دیکھتے ہیں کہ نور الدین کا خدا کس طرح کھلاتا ہے

حضرت حکیم محمد صدیق صاحب کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرمایا کرتے تھے کہ ”ایک دفعہ تین ساتھیوں کے ساتھ ہم راستہ بھول گئے اور کہیں دور نکل گئے کوئی بستی نظر نہیں آتی تھی۔ میرے ساتھیوں کو بھوک اور پیاس نے سخت ستایا تو ان میں سے ایک نے کہا نور الدین جو کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا پلاتا ہے آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح کھلاتا پلاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے میں دعا کرنے لگا۔ چنانچہ جب ہم آگے گئے تو پیچھے سے زور کی آواز آئی۔ ٹھہرو! ٹھہرو! جب دیکھا تو دو شتر سوار تیزی کے ساتھ آرہے تھے جب پاس آئے تو انہوں نے کہا ہم شکاری ہیں۔ ہرن کا شکار کیا تھا اور خوب پکایا گھر سے پراٹھے لائے تھے۔ ہم سیر ہو چکے ہیں اور کھانا بھی بہت ہے آپ کھالیں چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ نور الدین سچ کہتا تھا۔“ فرمایا کرتے تھے کہ ”اللہ تعالیٰ کا نور الدین کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تیری ہر ضرورت کو پورا کروں گا کیا کوئی بادشاہ بھی یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔“

(حیات نور صفحہ ۱۶۷)

***

MISHKAT ARCHIVES

دوماہی مشکوٰۃ مئی جون ۱۹۹۵ء

جماعتِ احمدیہ آستور میں ۱۹۹۴ء میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسٹیج کا منظر

was very well respected in his area. He is survived by a son and three daughters. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant him forgiveness and mercy and elevate his station and grant his children patience.

Amatul Hafeez Nigat

Amatul Hafeez Nigat, wife of Muhammad Shafi of Rabwah. She was the mother-in-law of Mubarak Tanvir, missionary in Germany. She possessed many great and virtuous qualities. She was given to prayer and had a strong bond with Khilafat. She practically exemplified service to faith. She served in various capacities. She took care of the poor and all those around her. She never turned anyone away empty handed. She helped many girls obtain an education and also helped them get married. She is survived by two sons and two daughters. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant her forgiveness and mercy and enable her progeny to carry on the legacy of her virtues.

(Summary prepared by The Review of Religions)

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَٰعَةٌ ۗ وَٱلْكَٰفِرُونَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ○ (البقرة:255)

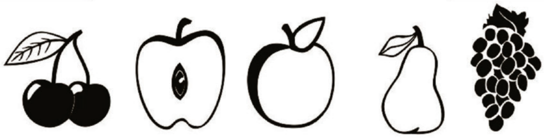

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Abdullah bin Ubayy. However, initially, even the elder companions did not believe in what Zaid was reporting. There were some who went to Abdullah bin Ubayy and advised him to speak with the Holy Prophet(sa) and either seek forgiveness if he had said this lest a revelation was revealed to the Holy Prophet(sa) about him, or at least clarify the matter. However, when the Holy Prophet(sa) asked him, Abdullah bin Ubayy swore by God that he had not said what Zaid(ra) reported. However, there were some who believed that despite his young age, Zaid(ra) was telling the truth. It also seems that the Holy Prophet(sa) was inclined to believe Hazrat Zaid(ra) as well.

His Holiness(aba) said that as it was reported that Ibn Ubayy had said that upon returning to Madinah the honourable would drive our the dishonourable, the Holy Prophet(sa) instructed the Muslims to start their journey back to Madinah. However, the Holy Prophet(sa) instructed this at a time of day when the Holy Prophet(sa) would not usually travel. Ultimately, it would be proven that Abdullah bin Ubayy did in fact say what Hazrat Zaid(ra) reported and that the Holy Prophet(sa) did believe him but out of wisdom initially remained silent on the matter.

His Holiness(aba) said that he would continue narrating these incidents in the future.

Appeal for Prayers for Upcoming Jalsa Salana

His Holiness(aba) said that the Jalsa Salana (Annual Convention) of the Ahmadiyya Muslim Community UK will be commencing next Friday. His Holiness(aba) urged prayers for its success and that Allah may enable the volunteers and workers to serve in the best manner. May all those who are travelling for this convention remain safe.

Funeral Prayers

His Holiness(aba) said that he would lead the funeral prayer in absentia of the following deceased members:

Saleema Bano

Saleema Bano wife of Hameed Kauser Nazir Da'wat Ilallah India. She was very hospitable and she would remain content on whatever she had even as the wife of a life devotee. When her husband was posted in Kababir she learned conversational Arabic and became very proficient. She also served as the President of the Women's Auxiliary Organisation in Kababir. She rendered great service in organising the women in Kababir and her efforts were also appreciated by the Fourth Caliph(rh). She is survived by a daughter and two sons. Both of her sons are serving as life devotees, one in MTA al-Arabiyya in the UK and the other is a missionary in Qadian.

Noorul Haq Mazhar

Noorul Haq Mazhar of Lahore, father of Raghib Ziaul Haq, a missionary serving in Tanzania. He endured great difficulties on account of his faith, and his house was even burned down, however he never complained and always remained steadfast. Later he was also attacked in the mosque and suffered injuries. He was regular in offering fervent prayers. He would advise those in his home to offer prayers and recite the Qur'an. He

Hazrat Juwairiah's(ra) father, Harith, had been coming to Madinah with some wealth in order to have his daughter freed. When he reached the Valley of Aqiq, he hid two of the camels he had with him in order to keep for himself. Then when he reached Madinah he presented the camels to the Holy Prophet(sa) as ransom. The Holy Prophet(sa) asked him, 'Where are the two camels which you hid in a valley at Aqiq?' Harith was greatly moved by the fact that the Holy Prophet(sa) knew this and accepted Islam. He said that it could only have been Allah who informed the Holy Prophet(sa) of this, because there was no one else with him in the Valley of Aqiq. Hence he along with two of his sons and others from his tribe also accepted Islam. A similar incident is also recorded pertaining to Hazrat Juwariah's(ra) brother.

His Holiness(aba) quoted Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) who writes:

'Another narration which is related with regards to the marriage of Hazrat Juwairiyah(ra) is that when her father presented himself before the Holy Prophet(sa) to seek her release, he became a Muslim due to the Grace of the company of the Holy Prophet(sa). Then, upon receiving a proposal from the Holy Prophet(sa), he gladly and happily married his daughter off to the Holy Prophet(sa) himself.'

(The Life and Character of the Seal of Prophets (sa), Vol. 2, pp. 445-444)

Altercation Between Two Companions

His Holiness(aba) said after the battle with Banu Mustaliq, two companions got into a dispute whilst trying to draw water from a well in Muraisi. The Holy Prophet(sa) advised that such disputes should not arise and that everyone should treat each other as brothers. One of the companions involved in the dispute was Hazrat Sinan(ra). A group of Ansar explained what the Holy Prophet(sa) had said to the Holy Prophet(sa) and Hazrat Sinan(ra) agreed to concede. Abdullah bin Ubayy bin Sulool was within an earshot of this as was Hazrat Zaid bin Arqam(ra) who was still young. When Abdullah bin Ubayy saw all of this he expressed that he had never agreed with the faith of Islam, however the Holy Prophet(sa) arrived in Madinah and the Muslims became larger in number. Otherwise the Quraish can be likened to fattening one's dog only for it to eat you. He then said that upon returning to Madinah, the most honourable person would drive out the most dishonourable. He turned to those who were with him and said that they had brought all this upon themselves by allowing the Muslims to live in Madinah. He tried to incite people, by saying that their people lost their lives for the sake of the Holy Prophet(sa) and that their children were left orphaned. When Hazrat Zaid(ra) heard this, he said to Abdullah bin Ubayy he said that the Holy Prophet(sa) was most honourable while Abdullah bin Ubayy was dishonourable. Later, Hazrat Zaid(ra) went and related all of these things to the Holy Prophet(sa). Initially, the Holy Prophet(sa) said that perhaps Hazrat Zaid(ra) was mistaken in what he had heard or perhaps he had some malice towards

brother demanded blood money for his brother, and thus the Holy Prophet(sa) instructed Hazrat Aus(ra) to pay the blood money. However, later on, Hazrat Hisham's(ra) brother became apostate and killed Hazrat Aus(ra) to avenge his brother. It was against even the disbelieving Arab's customs to kill someone to avenge a death after having received blood money from them. As such, a companion named Hazrat Numailah(ra) killed Hazrat Hisham's(ra) brother, Mikyas, at the time of the Conquest of Makkah.

His Holiness(aba) said that with reference to this expedition, there is mention of angels helping the Muslims. It is recorded that when the Holy Prophet(sa) reached the Banu Mustaliq at Muraisi, the Banu Mustaliq saw such a large army and a large number of horses. Later, when Hazrat Juwairiyah(ra) became a Muslim and was married to the Holy Prophet(sa), she realised that the Muslims were not in as large number as described at the time of the battle. Hence, the only explanation was that it was God Almighty who inspired awe of the Muslims in the hearts of the Banu Mustaliq.

His Holiness(aba) said that 2,000 camels were received in spoils, 5,000 sheep, and people from 200 households were taken prisoner. Some historians have recorded the number of prisoners as being more than 700. Hazrat Buraidah(ra) was appointed to oversee the prisoners. Khumus – 1/5 of spoils reserved for Allah and His Messenger (sa) – was also given to the Holy Prophet(sa).

Marriage to Hazrat Juwairiah bint Harith(ra)

His Holiness(aba) said that among the prisoners was the daughter of the chieftain named Barrah, whose husband was killed in battle. When the prisoners were distributed she came under the custodianship of Hazrat Thabit bin Qais(ra). She came into an agreement of Mukatabat – an agreement to be freed after paying an agreed upon among – with him in order to secure her freedom. After making this agreement, she went to the Holy Prophet(sa) and told him her story and asked for help in paying her ransom to be freed. The Holy Prophet(sa) was impressed by her and the story she told him. It occurred to the Holy Prophet(sa) that seeing as she was the daughter of the chieftain, it may be that through her the paths of propagating the message of Islam to her people could become easier. Hence, the Holy Prophet(sa) intended to free her and then marry her. The Holy Prophet(sa) sent her a proposal for marriage and upon her agreement, he rendered the amount required for her to be freed and thereafter married her. The Holy Prophet(sa) gave her the name Juwairiah. When the companions saw that the Holy Prophet(sa) had married someone from the Banu Mustaliq, they did not like that they should keep the Holy Prophet's (sa) wife imprisoned. As such, after the Holy Prophet's (sa) marriage to Hazrat Juwairiah(ra), the companions freed the Banu Mustaliq of their own volition. As such, hundreds of the Banu Mustaliq were freed without any ransom.

His Holiness(aba) said that it is recorded that

Friday Sermon delivered at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on July 19,2024

'Incidents From the Life of the Holy Prophet(sa) – The Expedition of Banu Mustaliq'

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that he would continue mentioning the Expedition of Banu Mustaliq.

Reconciling Varying Accounts of the Expedition of Banu Mustaliq

His Holiness(aba) said that according to Sahih al-Bukhari, when the Holy Prophet(sa) attacked the Banu Mustaliq their animals were being given water to drink. The Muslims fought against those who fought against them and imprisoned the rest.

His Holiness(aba) said that according to historians, there is some discrepancy as to whether the Banu Mustaliq were prepared or unprepared during the time of the attack. Some say that initially the Banu Mustaliq were not prepared but then upon realising the attack of the Muslims they began arranging their ranks.

His Holiness(aba) quoted Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) who writes:

'There is a narration regarding this Ghazwah in Sahih Bukhari, where it is related that the Holy Prophet(sa) attacked the Banu Mustaliq at a time when they were unaware and giving water to their animals. However, if one contemplates, this narration is not in contradiction to the account related by historians. Rather, both these narrations relate to two different times. That is to say, when the Muslim army reached close to the Banu Mustaliq, at the time, since they were unaware that the Muslims had reached so close (even though they were definitely aware that the Muslim army was about to arrive), they were still at ease in an unorganised state. It is this very state to which Bukhari has made mention. However, when they received news that the Muslims had arrived according to their previous preparation, they immediately aligned in battle array and prepared to fight. The historians have alluded to this second state. 'Allamah Ibni Hajar and other research scholars have reconciled these two varying narrations in this very manner, and it is this elucidation which seems to be correct.

(The Life & Character of the Seal of Prophets (sa), p. 428)

Martyrdom of Hazrat Hisham bin Subabah(ra)

His Holiness(aba) said that a companion, Hazrat Hisham bin Subabah(ra) was martyred during this expedition, and that too by mistake, at the hands of the Muslims. Another Muslim, Hazrat Aus(ra) mistakenly took Hazrat Hisham(ra) to be a disbeliever. Hazrat Hisham(ra) had gone ahead looking for disbelievers; as he returned there was a storm and when he came close to Hazrat Aus(ra), he was mistaken for a disbeliever and killed him. Later, Hazrat Hisham's(ra)

صوبائی ریفریشر کورس مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور

بلڈ ڈونیشن کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور

سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر گلبرگہ، رائچور، بیجاپور کرناٹک

بلڈ ڈونیشن کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ بالاسور اڈیشہ

سالانہ مرکزی اجتماع میں شرکت کی غرض سے کیرلہ کے خدام سائیکل سے کیرلہ تا قادیان روانہ ہوتے ہوئے

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-046/2024-26
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 8 September 2024 CE Issue 09

Published on 20th September 2024

حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم انسانِ کامل تھے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۸)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. Editor: Niyaz Ahmad Naik